

مخصوصی شمارہ

۵۰ واں

مہینہ ماہی
مہینہ
افکارِ رِضَا



مُدیّر
محکمۃ دُریق اور

(۸) مولانا کوثر نیازی:

”کنز الایمان تمام اردو تراجم میں عشق افروز اور ادب آموز ترجمہ ہے۔ یہ عشق رسول ﷺ کا خزانہ اور محارف اسلامی کا گنجینہ ہے۔“

(امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، مطبوعہ راج محل بہار، ص ۲۲)

(۹) مولانا بدرالدین احمد قادری:

”دور حاضر میں اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ ”کنز الایمان“ ہے جو قرآن کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ (۱) تفاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے (۲) اہل تفویض کے مسلکِ اہلِ علم کا عکاس ہے (۳) اصحابِ تاویل کے مذہبِ سالم کا مؤید ہے (۴) زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے (۵) عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک ہے (۶) قرآن حکیم کے اصل فشا و مراد کو بتاتا ہے (۷) آیاتِ ربانی کے اندازِ خطاب کو سمجھاتا ہے (۸) قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشان دہی کرتا ہے (۹) قادرِ مطلق کی رداے عزت و جلال میں نقص و عیب کا دھبہ لگانے والوں کے لیے شمشیرِ برہاں ہے (۱۰) حضراتِ انبیاء کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے۔ (۱۱) عامۃً مسلمین کے لیے با محاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے (۱۲) لیکن علماء و مشائخ کے لیے حقائق و معرفت کا اُمڈنا سمندر ہے۔“

بس اتنا سمجھ لیجیے کہ قرآن حکیم قادرِ مطلق جل جلالہ کا مقدس کلام ہے اور کنز الایمان اس کا مہذب ترجمان ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمتِ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا علم بردار، تائیدِ رحمانی کا سرمایہ دار، انوارِ ربانی کا حامل، حقائقِ قرآن کا ماہر، دقائقِ آیات کا عارف ہے۔“

(سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۶ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

(۱۰) علامہ قلام رسول سعیدی..... جامعہ نعیمیہ لاہور، پاکستان:

”اس ترجمہ (کنز الایمان) میں اردو، عربی کے اسلوب میں رنگی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور فصاحت و بیان کے آئینہ میں اعجازِ قرآن کا عکس نظر آتا ہے۔ اس ترجمہ میں علمِ کلام کی اُلجھی ہوئی گتھیاں سلجھا کر عبارت کے سلیس فقروں میں رکھ دی گئی ہیں۔ ذات و صفات، جبر و قدر اور نبوت و رسالت کے نازک مسائل کو جس عمدگی اور اختصار کے ساتھ ترجمہ کی سحرکاری سے سہل کیا ہے۔ امام رازی اگر اسے دیکھ

پاتے تو بے اختیار آفرین کہتے۔ ابنِ عطاء و جبائی کے سامنے یہ ترجمہ ہوتا تو شاید اعتراض سے توبہ کر لیتے۔ خامۂ تصوف سے جس طرح اعلیٰ حضرت نے آیات کے بطن کو ترجمہ میں ڈھالا ہے، غزالی ہوتے تو دیکھ کر وجد کرتے۔ ابنِ عربی شاد کام ہوتے اور سہروردی دعائیں دیتے۔ ترجمے کے ضمن میں جو فقہی گنگنیں لائے ہیں اگر امام اعظم پر پیش کیے جاتے تو یقیناً مرجحاً کہتے اور اگر ابنِ عابدین اور سید طحاوی کے سامنے یہ فقہی آگینے ہوتے تو اعلیٰ حضرت سے تلمذ کی آرزو کرتے۔

قرآن مجید کے علوم و فنون، اس کی فصاحت و بلاغت اور اس کی تاویل و تفسیر پر جو شخص نگاہ رکھتا ہو وہ جب اس ترجمہ کو پڑھے گا تو یقیناً سوچے گا کہ اگر قرآن مجید اردو میں اُترا ہوتا تو یہ عبارت اس کے قریب تر اور جو فصاحتِ زبان سے آشنا ہو اُسے کہنا پڑے گا کہ اس ترجمے میں زبان و بیان کی بلاغتِ اعجاز کی سرحدوں کو چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔“

(محاسن کنز الایمان، مطبوعہ مکتبہ الحبیب الہ آباد، ص ۷۷-۸)

(۱۱) علامہ اختر رضا خاں ازہری..... چالشین حضور مفتی اعظم ہند

”معرض بہادر یہ سنتے چلیں کے امام احمد رضا کا وہ ترجمہ جسے انہوں نے اردو کے ترجموں کی بنا پر غلط بتایا تھا وہ علما کے نزدیک نہ صرف صحیح ہے بلکہ ایسا مشہور ہے کہ محتاجِ بیان نہیں۔ تو وہ جو ہم نے کہا تھا کہ ہر غیر مشہور غلط نہیں ہوتا محض تنزل تھا اور اردو کے ترجموں کی ہی حد تک تھا نیز ان ارشادات کے پیش نظر ترجمہ رضویہ کو دیگر تراجم پر فوقیت ظاہر جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تو اس کے مقابل دیگر تراجم کو لانا جہل ہے۔“

(دفاع کنز الایمان، مطبوعہ ادارہ سنی دنیا، بریلی شریف، ص ۵۷)

(۱۲) ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

”اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان میں فہم و تدبر کا وہ عالم ہے کہ وہ علوم و معارف اور مطالب و معانی جو تفسیر کے ان گنت اوراق پر بکھرے پڑے ہیں، کنز الایمان کے ایک ایک لفظ میں سمو دیے گئے ہیں۔ وہ فقہی مسائل جن کے لیے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، اعلیٰ حضرت کے ترجمے نے کمالِ اختصار کے ساتھ انہیں اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اسی طرح وہ لغوی مباحث اور مختلف اشتقاقیات جن کے لیے لغت کی

بیسویں کتب کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، کنز الایمان کا ایک ایک لفظ ان بحثوں کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کنز الایمان پڑھنے کے بعد نہ تو قاری کو متعلقہ مسائل میں کتب فقہ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت رہتی ہے اور نہ ہی لغت یا کتب تفسیر کی جانب۔“

(کنز الایمان کی فنی حیثیت، مطبوعہ دارالعلوم محمدیہ حیدرآباد الہند، ص ۱۳)

(۱۳) علامہ سید محمد مدنی کچھوچھو..... جانشین حضور محمدؐ اعظم ہند

”ان تمام مباحث کو بغور دیکھ لینے کے بعد امام احمد رضا کے ترجمے کی اہمیت کا اندازہ لگتا ہے کہ اس قدر طویل بحث و تحقیق کے بعد جو حقیقت سامنے آئی اس کو امام احمد رضا نے اپنے ترجموں کے مختصر سے فقروں میں سمود یا ہے اور اس احتیاط سے یہ کام انجام دیا کہ نہ کسی اسلامی عقیدے پر آنچ آئی، نہ بارگاہ رسالت کے آداب میں کوئی فرق ہوا، نہ محاورے کی پیشانی پر کوئی شکن پڑی، نہ اصحاب تاویل کی روش پر ارشاد ربانی کے مقصود کا دامن ہاتھ سے چھوٹا، نہ اصولی اور لغوی حقائق سے روگردانی کی اور نہ ہی اولیائے کاملین اور اسلاف متقدمین کے راستے سے ہٹے۔ بے شک اس سعادت بزرگوار پر نیکوئیست..... تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔“

(المیزان، امام احمد رضا نمبر، مئی ۱۹۷۶ء، ص ۹۸)

(۱۴) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی:

”وہ ایک باخبر ہوش مند اور باادب مترجم تھے۔ ان کے ترجمے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن مضامین قرآن اور متعلقات قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے۔ آپ کے ترجمہ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم و دانش کی وسعتیں سٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں۔ فی البدیہہ ترجمہ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے۔“

(”چشم و چراغ خاندان برکاتیہ“ مشمولہ سالنامہ معارف رضا، کراچی ۲۰۰۳ء، ص ۸۷)

(۱۵) مولانا سلیمان اختر مسباحی..... دارالعلم ولی

”کنز الایمان عظیم توحید کا محافظ ہے اور احترام انبیاء و صالحین کا داعی بھی۔“

کنز الایمان نے الفاظ قرآن کے پیکر کو سامنے رکھتے ہوئے روح قرآن کو بڑی حد تک اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ کنز الایمان میں صحیح مفہوم و معنی بھی ہے اور حسن ترجمہ بھی۔ کمال و جامعیت اس کا طرہ امتیاز اور اختصار و سلاست اس کا خوبصورت زیور۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کنز الایمان اردو زبان کے اندر صحیح معنوں میں موضح قرآن بھی ہے اور ترجمان قرآن بھی، تفہیم قرآن بھی ہے اور تذکیر قرآن بھی، تدبیر قرآن بھی ہے اور بیان قرآن بھی، ضیاء قرآن بھی ہے اور انوار قرآن بھی، روح قرآن بھی ہے اور فیضان قرآن بھی، معارف قرآن بھی ہے اور محاسن قرآن بھی، نظم قرآن بھی ہے اور جمال قرآن بھی۔

اور اس کا بے مثال و باکمال مترجم ان عالمانہ صفات، مفسرانہ خصائص اور مومنانہ اوصاف و کمالات کا جامع ہے۔ جس کے بارے میں بڑے اعزاز و افتخار کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات تاز بزم عشق دانائے راز آید برون
(معارف کنز الایمان، مطبوعہ رضوی کتاب گھر دہلی، ص ۵۷)

(۱۶) مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی:

”امام احمد رضا نے صدر الشریعہ مولانا امجد علی کی درخواست اور مسلسل اصرار پر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو قرآن کریم کا اردو زبان میں فی البدیہہ کرایا۔ مگر دوسرے مترجمین کی طرح لغت و دیکھ کر لفظ کے نیچے لفظ نہیں رکھا۔ جس سے تقدیس باری پر حرف آئے یا شان رسالت کا خون ہو بلکہ کلام الہی کے تمام ممکنہ متعذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے نہایت ہی پاکیزہ اور مقدس لفظوں میں صاف، سلیس اور شستہ ترجمہ کیا ہے۔“
(امام احمد رضا خاں کی اجالے میں، مطبوعہ الجمع المصباحی مبارک پور، ص ۱۱)

(۱۷) مولانا محمد عبدالمبین نعمانی..... دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ منو پوری:

”قرآن پاک کے تراجم تو بہت سے منظر عام پر آئے اور آ رہے ہیں مگر آپ نے عشق و ایمان میں ڈوب کر جو ترجمہ قرآن کنز الایمان اپنے خلیفہ و تلمذ صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں قلم بند کرایا ہے، وہ علوم و معارف اور عشق و محبت کا عجینہ ہے۔ اس کی سطر سطر آپ کے علمی مقام و مرتبے کی سچی تصویر ہے۔ اس ترجمے کو دیکھنے کے بعد دیگر تراجم پچھلے نظر آتے ہیں۔ آپ کا یہ ترجمہ

ایک طرف اردو زبان و ادب کا شاہکار ہے تو دوسری طرف قرآن حکیم کی صحیح ترجمانی کا منہ بولتا ثبوت بھی اور ایجازِ بیانی میں بھی یہ ترجمہ قرآن اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ آج پوری دنیا میں کوئی ترجمہ قرآن کثرتِ اشاعت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ طویل تفسیری مباحث کو چند لفظوں میں سمیٹ کر بیان کرنا بڑے کمال کی بات ہے اور یہ کمال اہل علم کو کنز الایمان میں جگہ جگہ بکھرا ملے گا۔“

(امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات، نوری مشن مالے گاؤں، ص ۳)

(۱۸) مفتی ڈاکٹر محمد کرم احمد..... شاہی امام مسجد فتح پوری، دہلی:

”یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی علمی اور ادبی صلاحیتوں میں معاصرین اور متاخرین میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے پایہ کا عالم نہ ان کے دور میں تھا نہ آج ہے۔ قرآن کریم کا منطوق اور جامع ترجمہ وہی عالم کر سکتا ہے جس کو عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں مہارت ہو، جو محاورات اور ادبی فصاحت و بلاغت سے خوب واقف ہو۔ جو سیرت پاک مصطفیٰ ﷺ سے باخبر ہو۔ جس کو علوم قرآنیہ کے ساتھ ساتھ فنِ حدیث پر بھی مکمل دسترس ہو۔ جو آیت کریمہ کے شانِ نزول اور اس وقت کے کوائف و حالات سے باخبر ہو۔ جس کے پاس عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا خزانہ ہو۔ جو مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ بین الخوف والرجا لکھنے کا عادی ہو۔ جب ہم فاضل بریلوی کی حیات اور علمی مقام و مرتبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو صرف وہی مجمع الکملالات کے پیکر میں سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ”کنز الایمان“ دنیا بھر میں مقبول ہے۔ نہ صرف عوام و خواص بلکہ ہر طبقہ فکر کے علماء اس سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔“

(سہ ماہی افکارِ رضا ممبئی، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱)

(۱۹) ڈاکٹر عبدالحق عظیمی:

”کنز الایمان خزانہ ایمان بھی ہے اور خزانہ علم و عرفان بھی۔ بد مذہب کے تراجم قرآن نے تقدیس الہیہ، عصمت رسالت اور صداقتِ اسلام پر ضرب کاری لگا کر مسلمانوں کو گمراہی کے دلدل میں ڈھکیلے اور اعدائے اسلام کو اسلام کو بدنام کرنے کا جو سامان فراہم کیا تھا، امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن نے ان کے تار و پود بکھیر دیے۔ مسلمانوں کے عقیدہ و ایمان کے شہرستان میں اُجالا برپا کر دیا اور زمانہ پر

اسلام کی حقانیت واضح کر دی۔ پیغمبر اسلام علیہ السلام کی عظمت و رفعت کا سکہ بٹھا دیا اور شہرِ شہر سے لیکر گھر گھر اور قلب و جگر اور فکر و نظر میں محبتِ الہی اور عشق و احترام رسالتِ پناہی کی شمعیں فروزاں کر دیں۔

کنز الایمان کا لفظ لفظ معتبر اور غنائے قرآن کے مطابق ہے اور اس ترجمہ سے امام احمد رضا کی قرآن فہمی، علمی و ادبی شان، تجدیدی آن بان اور عشقِ مصطفیٰ کے حب و تاب اور توانائی کی شعاعیں چلتی نظر آتی ہیں۔ ترجمہ قرآن کا یہ نقدیسی کارنامہ بھی نسبتِ مسلمہ پر بلکہ عالمِ انسانیت پر بھی امام احمد رضا کا ایک عظیم احسان ہے۔“

(کنز الایمان اور تحقیقی امور۔ غلام مصطفیٰ رضوی، ص ۲)

(۲۰) ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم..... ریڈر شعبہ اسلامیات، ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی:

”فاضل بریلوی مولانا الشاہ احمد رضا قادری کو قادی رضویہ کے علاوہ اور جن تصانیف نے شہرت دوام بخشی، ان میں ”کنز الایمان“ کا خصوصی مقام ہے۔ قرآن حکیم کے اس ترجمے نے حق و صداقت کی دنیا میں اپنا وقار اور معیار صرف برقرار ہی نہیں رکھا، بلکہ اس نے ایوانِ باطل میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اس ترجمہ میں توحید ربانی اور ناموس رسالت کا پاس ہر انداز میں موجود ہے۔“

(چند سطریں بعد) ”امام احمد رضا نے قرآن حکیم کا ترجمہ کر کے ملتِ اسلامیہ پر احسانِ عظیم کیا ہے اور وہ اس لیے کہ جتنے قرآنی تراجم موجود تھے اس میں کسی نہ کسی طرح شانِ رسالت میں تنقیص کے پہلو نمایاں تھے اور کما حقہ عظمتِ توحید ربانی کا اظہار نہیں ہوا تھا۔ مگر آپ کا ترجمہ ان تمام خامیوں سے قطعاً مبرا ہے۔ اس ترجمے کے سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کے جتنے تراجم اردو زبان میں کیے گئے ہیں، ان میں سے چند ہی تراجم ایسے موجود ہیں براہِ راست قرآن کی عربی عبارات سے جو منتقل ہوئے ہیں۔ ان میں سے آپ کا ترجمہ کنز الایمان بھی ہے۔

بیش تر تراجم قرآن ایک دوسرے تراجم کی نقل یا اس کا چمبہ ہیں۔“

(پیغامِ رضا کا امام احمد رضا نمبر۔ ۱۹۹۷ء، ص ۷۷)

(۲۱) سید وجاہت رسول قادری..... صدر ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی:

”کنز الایمان، احادیثِ مبارکہ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلافِ کرام کی تفاسیر کا انچوڑ ہے اور یہ کہ اس میں کوئی خلافِ شرع یا خلافِ اسلام مواد نہیں ہے۔“

یہاں ہم امام احمد رضا سے علمی اور مسلکی اختلافات رکھنے والے علما اور اسکالرز سے بھی درخواست گزار ہیں کہ آپ علم و تحقیق کے میدان میں ذاتی بغض و عناد، گروہی حسد اور مسلکی تعصب کی عینک اتار کر ”نگاہ عشق و مستی“ کی ٹھنڈی روشنی میں ”کنز الایمان“ کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ آپ کو یہاں ”ایمان“ کا بیش بہا خزانہ اور عشقِ مصطفوی ﷺ کی ”دولتِ بیدار“ ملے گی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر علم کی کسوٹی پر رکھیں۔ ان شاء اللہ ان کو کھرا پائیں گے اور فکری اتحاد و یگانگت کی راہ پیدا ہوگی۔ جس کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔ ”دانش نورانی“ کی روشنی میں ان کی شخصیت و تصانیف کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ اندھیروں سے اُجالوں میں آجائیں گے۔ اس لیے کہ نورِ بصیرت سے مزین مطالعہ اندھیروں سے اجالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔“

(سرمای افکار رضا، ممبئی، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۳)

(۲۲) ڈاکٹر مجید اللہ قادری:

”امام احمد رضا بریلوی کے ترجمہ قرآن کا ایک امتیازی پہلو دیگر معروف اردو قرآنی مترجمین کے مقابلے میں یہ ہے کہ جو جامعیت، معنویت اور مقصدیت قرآن کے کلمات میں پوشیدہ ہے اس کی مکمل جھلک امام موصوف کے ترجمے میں نمایاں ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ مترجم کے ذہن میں وہ تمام تفاسیر، لغوی معنی، اس کے متعلق احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ موجود ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ قوتِ حافظہ بھی اتنا قوی ہو کہ وہ کمپیوٹر کی طرح کام کرے، جس طرح کمپیوٹر کا ہٹن دیا کر مطلوبہ معلومات (Information) یکجا طور پر ایک ہی نظر میں اسکرین پر دیکھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مترجم کا ذہن بھی اتنا قوی اور فعال ہو کہ فوراً ان تمام کلمات کے مقامات کو یکجا کر کے اور ان کی جامعیت، معنویت اور مقصدیت کے پیش نظر ایسے الفاظ کا انتخاب کرے کہ ترجمہ میں کسی قسم کی تشکیلی باقی نہ رہے اور نہ عبارت میں کوئی جھول۔ حقیقت میں بلا امتیاز اگر امام احمد رضا کے ترجمہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ یہ ترجمہ تفاسیر اور لغات کی مستند کتب کی عکاسی کرتا ہے۔“

(کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۵۳۲، ۵۳۳)

(۲۳) ڈاکٹر صابر سنبھلی..... صدر شعبہ اردو ایم۔ ایچ (پی جی) کالج مراد آباد:

”یہ ترجمہ قرآن امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا مسلمانوں کے لیے عمدہ تحفہ ہے۔ عام طور سے یہ بات بھی لوگوں کی معلوم نہیں کہ اس ترجمے کے لیے کوئی خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ جو لوگ امام احمد رضا کی تصنیفی اور خاص کر قادی نویسی کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کے پاس وقت کی کتنی کمی تھی۔ ان کے عزیز شاگرد و صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی مصنف بہار شریعت چاہتے تھے کہ اگر امام احمد رضا قرآن کریم کا اردو میں ترجمہ کر دیں تو وہ ان کے علم و فضل اور عشقِ رسول کی وجہ سے ایک لاثانی ترجمہ بن جائے گا۔ انہوں نے اس کے لیے کئی بار فاضل بریلوی سے عرض کیا لیکن باوجود وعدوں کے اس کے لیے وقت نہیں نکل سکا۔ آخر یہ طے پایا کہ صدر الشریعہ دوپہر کو قیلولہ کے وقت یا رات کو سوتے وقت فاضل بریلوی کے پاس پہنچ جایا کرے اور ایسا ہی ہو۔ ترجمہ کا طریقہ یہ رہا کہ صدر الشریعہ آیات قرآنی پڑھتے جاتے اور آپ ان کا ترجمہ املا کراتے جاتے۔ مترجم کے پاس نہ تفاسیر قرآن دیکھنے کی فرصت تھی، نہ ترجمہ کی زبان پر نظر ثانی کرنے کا وقت، چاہیے تھا کہ ایسی رواداری (بلکہ بھاگ دوڑ) میں کیا گیا ترجمہ معمولی ترجمہ ہوتا، لیکن یہ مترجم علیہ الرحمہ پر اللہ رب العزت کا کرم خاص تھا کہ یہ ترجمہ اردو ترجمہ میں شاہ کار ہو گیا۔ یہ کام ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں مکمل ہوا۔“

(سرمای افکار رضا، ممبئی، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۶)

(۲۴) سید صابر حسین شاہ بخاری:

”یوں تو قرآن کریم کے کئی تراجم ہیں لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے ترجمہ ”کنز الایمان“ کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی اشاعت کئی لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اسے کئی زبانوں میں بھی منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس کے محاسن پر درجنوں مقالات منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کی مقبولیت کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر لکھا گیا ہے۔“

(سرمای افکار رضا، ممبئی، جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۳۲)

(۲۵) مولانا رضاء المصطفیٰ اعظمی..... مہتمم المجدد احمد رضا اکیڈمی، کراچی:

”یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سب سے

بڑا علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآن حکیم کی اردو میں ترجمانی ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت نے جملہ مستند و مردج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرین کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں۔ مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ وہی مفہوم ترجمہ کے ایک جملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ قلیل جملہ کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآن کریم کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔“

(قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی، ص ۴۴ مطبوعہ رضوی کتاب گھر بیہولہ)

(۲۶) ڈاکٹر محمد ہارون..... سابق استاذ آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ

”امام احمد رضا نے رسول اکرم ﷺ پر کسی بھی طرح کی تنقید کرنے یا ان کی عظمت و کمال میں کوئی بھی شک پیدا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے مرتبہ و کمال کو گھٹانے والے وہابی تراجم قرآن کے مقابلے میں اردو زبان میں قرآن حکیم کا بہت ہی خوبصورت ترجمہ پیش کیا۔“

(پیغام رضا کا خصوصی شمارہ مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۱۲)

(۲۷) ڈاکٹر ظہور احمد اظہر..... چیئر مین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور:

”فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہشت پہلو ہی نہیں ہمہ جہت ہے۔ ان کی سیرت و شخصیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ و استیعاب بہت مشکل کام ہے۔ ان کا خوبصورت ترجمہ قرآن کریم کنز الایمان تمام قدیم و جدید تراجم میں منفرد ہے۔ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے وقتوں میں بھی اردو زبان نا پختہ تھی لیکن مولانا احمد رضا خاں کے عہد تک اردو زبان کافی منجھی ہوئی زبان بن چکی تھی پھر چونکہ وہ اہل زبان تھے، اس لیے اردو کے ساتھ ہندی پر بھی انھیں قدرت حاصل تھی اور عربی زبان میں بھی انھیں کمال حاصل تھا۔ اس طرح عربی اور اردو دونوں زبانوں کا عالم اور شاعر و ادیب ہونے کے باعث انھیں ترجمہ قرآن کرتے وقت ہر دو زبانوں پر قدرت کے عملی مظاہرہ کا موقع ملا اور بے ساختہ ترجمہ قرآن مکمل ہو گیا تو آپ نے اسے کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کا خوبصورت نام دیا۔ مولانا کے اس ترجمے میں

مناسب الفاظ کی آمد اور حسین اسلوب بیان کا امتیازی رنگ دکھائی دیتا ہے۔ ٹھینٹہ اردو الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کے عربی الفاظ کا نہایت عمدہ اور موزوں امتزاج ملتا ہے۔“

(ماہنامہ معارف رضا کراچی جولائی ۲۰۰۵ء، ص ۲۲)

(۲۸) ڈاکٹر جمیل احمد..... چیئر مین شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی:

”امام احمد رضا بریلوی کا ترجمہ قرآن بڑا احتیاط، مثالی، با محاروہ اور سلیس ہے۔“

(حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر۔ جہان رضا لاہور اکتوبر نومبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۳۲)

(۲۹) ڈاکٹر رشید احمد جالندھری..... ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، پاکستان:

”سورۃ النحل میں آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

”ووجدک ضالاً فہدی“ مولانا (احمد رضا) اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ آں حضرت علیہ السلام کے بارے

میں ہمیں معلوم ہے کہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی ان کے دامن وقار و کمالت پر قبائلی رسم و رواج یا اہل مکہ کی بت پرستی و گمراہی کا کوئی داغ نہیں ہے، اس لیے اس آیت

کریمہ میں لفظ ضلال کا وہی ترجمہ زیادہ مناسب ہے جو مولانا نے کیا ہے۔“

(پیغام رضا کا امام احمد رضا نمبر۔ ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۱)

(۳۰) پروفیسر رفعت جمال صاحبہ..... صدر شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس اظہار:

”انہوں نے عشق رسول سے سرشار ہو کر قرآن مجید کا ترجمہ فصاحت و بلاغت کو مد نظر رکھ کر بہت ہی محتاط انداز میں نہایت سلیس، شگفتہ اور روزمرہ کی زبان میں کیا

جو اردو نثر کا عظیم شاہ کار ہے۔“

(ماہنامہ معارف رضا کراچی جولائی ۲۰۰۵ء، ص ۳۱)

(۳۱) مولانا سعید بن یوسف ذکی..... امیر جمعیت المدینۃ، پاکستان:

”یہ (کنز الایمان) ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے جس میں پہلی بار اس بات کا خیال رکھا

گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لیے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا

گیا ہے تو بوقت ترجمہ اس کی جلالت، علوت، تقدس و عظمت و کبریائی کو بھی ملحوظ

خاطر رکھا گیا ہے جب کہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے

علماء کے ہوں، ان میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ اس طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب

خدا، شفیع روز جزاء، سید الاولین و الآخین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے

یا جن میں آپ سے خطاب کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح نقلی و لغوی ترجمے سے کام نہیں لیا۔ بلکہ صاحب صاحبہ بسطوق عن الہوی اور ورفعنہ لک ذکرک کے مقام عالی شان کو ہر جگہ ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔“

(کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں، مشمولہ معارف رضا ۱۹۸۳ء، ص ۱۰)

(۳۲) ماہ نامہ الحسنات (جماعت اسلامی ہند کا ترجمان) رام پور۔ اظہار:

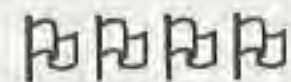
”فقہ میں جدالمتار اور فتاویٰ رضویہ کے علاوہ ایک اور علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے جو ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں ”کنز الایمان فی ترجمہ القرآن“ کے نام سے منظر عام پر آیا اور جس کے حواشی ”تخریج العرفان فی تفسیر القرآن“ کے نام سے مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے۔ یہ ترجمہ اس حیثیت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ جن چند آیات قرآنی کے ترجمے میں ذرا سی بے احتیاطی سے حق جل مجدہ اور آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر آتا ہے۔ احمد رضا خاں نے ان کے بارے میں خاص احتیاط برتی ہے۔“

(شخصیات نمبر۔ ماہ نامہ الحسنات، رام پور ۱۹۷۹ء، ص ۵۳-۵۵)

(۳۳) ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین:

”امام احمد رضا قرآن میں غیر معمولی بصیرت رکھتے تھے۔ امام احمد رضا کا شمار عالم اسلام کے اُن خواص علما میں ہوتا ہے جن کی قامت پر ”رسوخ فی العلم“ کی قبا راست آتی ہے۔ قرآن کریم سے اُن کو غیر معمولی شغف تھا۔ انھوں نے اللہ کے کلام میں غیر معمولی تدبر کیا۔ اسی مسلسل تدبر و فکر کا نتیجہ تھا کہ امام احمد رضا کو قرآن پاک سے خاص نسبت ہوگئی۔ ان کا ترجمہ قرآن ان کے برسوں کے فکر و تدبر کا نچوڑ ہے۔“

(کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۳۳۶)



منظومات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر نثری و شعری اظہاریے اتنے زیادہ ہیں کہ تعداد و شمار اُس کا بوجھ مشکل ہی سے اٹھا سکتے ہیں۔ ہند و پاک اور دیگر ممالک میں امام احمد رضا سے عقیدت رکھنے والا کون ایسا شعری ذوق کا حامل سُنی مسلمان ہوگا جس نے امام احمد رضا کی عقیدت میں اپنے احساس کی لہروں کو اشعار میں مجسم نہ کیا ہوگا۔ جو مناقب ہمیں موصول ہوئیں وہ لہر نظر باب میں شامل ہیں۔ خاص طور سے گلی گلزارِ برکاتیت حضرت حسنین ایمان نظمی مدظلہ العالی کا شعری اظہاریہ اس بات کی زینت ہے اور جناب ڈاکٹر صاحب سنبھلی صاحب نے امام احمد رضا کے تعلق سے اپنا نیا شعری تجربہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ دو شعرا کے مناقب اور شامل ہیں۔

..... ص۔ ر۔ مصباحی

یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

از: سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی

احمد کی ضیا ہے مسلک احمد رضا
 لاک کہتے ہیں کہ کیا ہے مسلک احمد رضا
 وہب حنفی ہو یا ہو مشرب غوث و علی
 سب کو مانو اور حبیب رب سے تم الفت کرو
 الگ ملوث تھے رضا علم و عمل اور عشق کے
 یہ سکھاتا ہے شریعت اور طریقت کے اصول
 لی زمانہ سنیت کی بس یہی پہچان ہے
 پوری سنی دنیا میں سچے عقیدے کے لیے
 اعلیٰ حضرت کا یہ احساں ہم مسلمانوں پہ ہے
 نام کے سید جو جلتے ہیں رضا کے نام سے
 سامنا ہوتا ہے جب بھی دشمنانِ دین سے
 مرہدِ مارہرہ نے نسبت رضا کو ایسی دی
 خاندانِ برکت الہی کا یہ فیضان ہے

نظمی تم کو کیوں نہ برکاتی رضا پر ناز ہو

تم نے گھنٹی میں بیا ہے مسلک احمد رضا

مبئی، ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

باب ہشتم

یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد	سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی	۴۳۹
تفسیرین برکلام اعلیٰ حضرت	سید نصیر الدین نصیر گولڑوی	۴۴۰
منقبت	ڈاکٹر صابر سمبھلی	۴۴۲
منقبت در شانِ امام احمد رضا	محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی	۴۴۳
منقبت	حافظ مطلوب بیگم پوری	۴۴۴

تضمین برکلام اعلیٰ حضرت

سید نصیر الدین نصیر کلاوی

دل کے آگن میں یہ ایک چاند سا اُترا کیا ہے
موج زن آنکھوں میں یہ نور کا دریا کیا ہے
ماجرا کیا ہے یہ آخر یہ معما کیا ہے
”کس کے جلوے کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے“

ہر طرف دیدہ حیرت زدہ ہکتا کیا ہے“

زائر گنبدِ خضریٰ، تجھے اب فکر ہے کیا
سامنے وہ بھی ہیں، اللہ کا در بھی ہے کھلا
چپ نہ رہ، کھول زباں، دامن مقصد پھیلا
”مانگ من مانتی، منہ مانگی مرادیں لے گا“

نہ یہاں ناں ہے، نہ منگتا سے یہ کہنا، کیا ہے؟“

خود نگر ہے، نہ وہ گستاخ، نہ وہ ظالم ہے
بد عقیدہ ہے نہ وہ چرب زباں عالم ہے
نسل خدام سے منسوب کوئی خادم ہے
”یوں ملائک کریں معروض کہ ایک مجرم ہے“

اُس سے پرسش ہے: بتا تو نے کیا کیا ہے“

ردِ بد و اور محشر کے ہے اک عصیاں کیش
ہے اُدھر مالکِ کل اور اُدھر یہ درویش
معصیت کار، خطادار، گنہ بیش از بیش
”سامنا قہر کا ہے دفتر اعمال ہے پیش“

ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے“

نوحہ زن ہے دل برباد کہ یا شاہِ رُسل

اب کہاں جائے یہ ناشاد کہ یا شاہِ رُسل
وقتِ امداد ہے، امداد! کہ یا شاہِ رُسل
”آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل“

بندہ بے کس ہے شہا! رحم میں وقف کیا ہے“

ہے عنایت، جو نہیں مصروفِ ثنا ہوتا ہوں
ورنہ اوقات مری کیا ہے، نہیں کیا ہوتا ہوں
غم تو بس یہ ہے کہ محرومِ نوا ہوتا ہوں
”اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں“

آپ آجائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے“

عرصہ حشر میں تھا بیم و رجا کا عالم
سخت مشکل میں گھری تھی مری جانِ پُغْم
ہاتھ میں تھامے ہوئے حمدِ الہی کا علم
”لو! وہ آیا مرا حامی، مرا غم خوار اُمم“

آگنی جاں تن بے جاں میں، یہ آنا کیا ہے“

یوں مرے سر سے بلا خوف کی نالیں سرور
حشر کی بھیڑ میں چپکے سے بلا لیں سرور
پہلے قدموں میں ذرا دیر بٹھا لیں سرور
”پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرور“

اور فرمائیں ہوا اس پہ تقاضا کیا ہے“

تیرے اشعار میں ہے عشقِ نبی کی مہکار
نعت کے باغ میں آئی ہے، ترے دم سے بہار
تجھے کرتا ہے نصیر، اہل ولایت میں شمار
”اے رضا! جانِ عنادل ترے نفوس کے شمار“

بلبلِ باغِ مدینہ! ترا کہنا کیا ہے“

منقبت اعلیٰ حضرت

از: ڈاکٹر صابر سنبھلی

(نوٹ: اس منقبت کو چار طریقوں سے پڑھنا چاہیے: (۱) پورے پورے مصرعے پڑھنے چاہئیں۔ (۲) بریکٹ سے پہلے کا جز بریکٹ کے اندر مندرج عبارت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ (۳) بریکٹ میں مندرج عبارت کو اُس کے بعد والی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے۔ (۴) صرف وہ الفاظ پڑھنے چاہئیں جو بریکٹوں کے اندر مرقوم ہیں۔)

صاحب عظمت (صاحب عزت، صاحب نسبت) اعلیٰ حضرت

پیارے حضرت (میرے حضرت، سب کے حضرت) اعلیٰ حضرت

مفتی عالم! (بحرِ فضیلت! فخرِ کرامت!) اعلیٰ حضرت!

بیکس ہوں میں (بہرِ خدا ہو مجھ پہ عنایت) اعلیٰ حضرت!

ہر ہر لمحہ (یادِ خدا یا، دین کی خدمت) اعلیٰ حضرت!

جو بھی قدم تھا (جو بھی عمل تھا، وہ تھا عبادت) اعلیٰ حضرت!

سچ کہتا ہوں (مجھ جیسے سے، ناممکن ہے) ناممکن ہے

حیراں ہوں میں (کیسے بیاں ہو، آپ کی عظمت) اعلیٰ حضرت!

علم کے آگے (سارے مخالف، گم صم گم صم) سے رہتے تھے

کوئی کہیں تھا (سب پہ طاری، آپ کی ہیبت) اعلیٰ حضرت!

حق کی طرف سے (دینِ خدا کے آپ مجذوب) ہو کر آئے

آپ تھے بے شک (شرک کے قاتل، قاطع بدعت) اعلیٰ حضرت!

میری دعا ہے (میرے آقا، سایہ فگن ہو) شامِ ابد تک

آپ کی پیاری (قبر کے اوپر، رب کی رحمت) اعلیٰ حضرت!

منگتا ہے یہ (صابر کو بھی، کاش بھی عطا) کاش عطا ہو

نام پہ رب کے (میرے آقا، علم کی دولت) اعلیٰ حضرت!

منقبت در شانِ امام احمد رضا

نتیجہ فکر: محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی

الجللۃ الثانیۃ، ممبئی-۳

یہ ذوقِ طلب کی گزارش ہے کیسی، عطا ہوں عقیدت کے موتی خدا را
زمانے کو معلوم ہے یہ حقیقت، طلب نے ہے کیوں بس تمہیں کو پکارا
خدا نے چنا ہے تمہیں جب مجدد، یہ علمائے عرب و عجم ہیں مؤید
کہ احیائے دین محمد کی خاطر حیاتِ جہاں کا ہے لمحہ گزارا
عطا کیں ہزاروں کتابیں جہاں کو، جھنجھوڑا ہے جس نے خیال و گماں کو
عطاے الہی ہے یہ کارنامہ، نہ پایا زمانے نے جس کا کنارہ
یہ حسامِ الحرمین کیوں مقتدر ہے؟ یقیناً یہ فضلِ شہِ بحر و بر ہے
جو اہل سنن ہیں وہ رکھتے ہیں دل میں، عقیدے میں ہوگا کبھی نہ خسار
عطاے نبی ہیں فتاویٰ تمہارے، عیاں ہے جو نام مبارک سے اس کے
تقریرِ مسلم ہے سب کو تمہارا، کیا سرِ ثریا سے اونچا ہمارا
دیا نام ہے کنزِ الایمان اس کا، لکھایا کلامِ الہی کا معنی
یہ صدر الشریعہ کی اک التجا تھی، بنا جو شریعت کا دلکش منارا
بریلی بنا مرکزِ عشق و الفت، یہ ہے آپ کی ایک زندہ کرامت
جھکائے جبینِ عقیدت زمانہ، دیا پیر و مرشد کا عمدہ دُورِ ادا
پیش گے شرابِ محبت دکھا کر، خدا کے کرم سے بریلی میں جا کر
نشانِ مدینہ نظر آئے گا تو لگائیں گے ہم اعلیٰ حضرت کا نعرا
نبی کے عدو کو ملی ہے ہزیمت، ترے نام پر ان کی آئی ہے شامت
یہ خامہ رضا کا بہت قیمتی ہے، عجب پیش کرتا ہے دلکش نظارا
یہ فکرِ رضا کی ضیا پاشیاں ہیں، یہ تذکار کی جلوہ سامانیاں ہیں
ترے نام سے اس نے پائی ہے عزت، کرم ہو کہ چلتا رہے یہ ادارہ
برستی ہیں فیض و کرم کی گھٹائیں، عجب کیف و سستی میں ہیں یہ فضا کیں
کیا ذکرِ احمد رضا تم نے احسن کہ جس نے دیا شاعری کا اشارہ

منقبتِ اعلیٰ حضرت

از حافظ مطلوب بیگم پوری

ہم تمہارے ہیں تمہارے اے امام احمد رضا
تم ہمارے ہو ہمارے اے امام احمد رضا
پیشواے اہلِ سنت، نائبِ شاہِ عرب
آپ ہیں میرے سہارے اے امام احمد رضا
آپ کی تقریر ہو یا آپ کی تحریر ہو
علم کے بہتے تھے دھارے اے امام احمد رضا
غوثِ اعظم کا زلالِ فیض پایا مرجہا
آپ ہیں اُن کے دُلا رے اے امام احمد رضا
اے رضا، پیارے رضا، اچھے رضا مجھ پر کرم
اہلِ سنت کے سہارے اے امام احمد رضا
علم کے دریا بھی ہو کنزِ اکرامت بھی ہو تم
درجے ہیں اعلیٰ تمہارے اے امام احمد رضا
آپ کا مطلوب ہے بے شک سب درِ آپ کا
کیوں نہ خود کو درِ پہ وارے اے امام احمد رضا

افکارِ رضا کے دھنک رنگ

(اشاریہ)

(سہ ماہی "افکارِ رضا" کے اشاعتی نشانات)

سہ ماہی افکارِ رضا

شمارہ: ۱-۳۹

(جولائی ۱۹۹۵ء تا ستمبر ۲۰۰۰ء)

مرتب: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا مبارک نام ہے یہ نام افکارِ رضا

دنیاے رضویت کے شاہین، برادرِ جناب محمد زبیر قادری نے جو ایک دردمند اور فعال کارکن ہیں، انہوں نے اپنے تخلصین کے ساتھ ۱۹۹۲ء میں ممبئی میں ”تحریکِ فکرِ رضا“ کی بنیاد رکھی۔

اس تحریک کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے افکار و نظریات کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرانا۔

☆ علمائے اہل سنت و جماعت کی رہنمائی میں مفکرین اور محققین کی ایک ٹیم کا فکرِ رضا کی ترویج و اشاعت میں دن رات کوشاں رہنا۔

☆ امام احمد رضا کی تصانیف کو اہل انداز میں جدید اسلوب کے ساتھ شائع کرنا۔

☆ امام احمد رضا کی تصانیف کو ملک کی مختلف اور بین الاقوامی زبانوں میں شائع کرنا۔

☆ اربابِ فکر و دانش کو امام احمد رضا کی تحقیقات کی طرف متوجہ کرنا۔

☆ ہر اٹھتے ہوئے سوال کا امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔

کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے لٹریچر انتہائی ضروری ہے۔ محمد زبیر قادری نے بھی تحریکِ فکرِ رضا کو کامیاب بنانے کے لیے لٹریچر کی طرف خصوصی توجہ دی۔ کتابیں شائع کیں اور اسٹیکرز شائع کر کے تقسیم کیں۔ امام احمد رضا کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے انہوں نے اہل سنت کو ایک نعرہ دیا ”آپ سنی ہیں اور امام احمد رضا کو نہیں جانتے؟ تعجب ہے!!!“ یہ نعرہ انہوں نے اسٹیکر کی شکل میں شائع کر کے عام کیا اور آج برسوں بعد بھی اُن کا یہ نعرہ دنیا بھر میں لوگوں کو اعلیٰ حضرت کی طرف راغب کر رہا ہے۔ یہ نعرہ اتنا مقبول ہوا کہ ہندو پاک کے بہت سارے ناشرین اسے شائع کر رہے ہیں۔ ایک دوست اللہ بخش مکاناتِ رضوی (بہلی) نے تو کہا کہ زبیر قادری کا یہ نعرہ بارگاہِ رضویت میں مقبول

دو کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک ایسے رسالے کی ضرورت تھی جو تحریکِ فکرِ رضا کا ترجمان بن کر سامنے آئے۔ محمد زبیر قادری کو افکارِ رضا کے اجرا کا خیال کیسے آیا؟ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (مدیرِ اعلیٰ، جہانِ رضا، لاہور) کی زبانی سماعت فرمائیے:

”ایک زمانہ تھا۔ ممبئی میں ہمارے ایک دوست معین الدین احمد، مالکِ اجیری کتب خانہ مطبوعات منگوا کر لیتے تھے۔ ہم ان کتابوں میں ”جہانِ رضا“ کے چند شمارے رکھ دیا کرتے تھے۔ محمد زبیر قادری چلتے پھرتے ”جہانِ رضا“ اٹھاتے اور اوّل سے آخر تک پڑھتے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے افکار کو دل کی گہرائیوں میں سمیٹتے۔ یہ مطالعہ، یہ محبت، یہ عشق انہیں کشاں کشاں بریلی کی گلیوں میں لے گیا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مزار پر لے گیا۔ اعلیٰ حضرت کی کتابوں کے ذخیروں میں لے گیا۔ افکارِ رضا کی وادیوں میں لے گیا۔ پھر گلستانِ رضا کے باغوں میں لے گیا۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ تحریکِ فکرِ رضا ممبئی ”افکارِ رضا“ جاری کرے گی اور لوگوں کو آواز دے کر کہا کہ:

”رضا کی زباں تمہارے لیے رضا کی فغاں تمہارے لیے

ممبئی سے ”افکارِ رضا“ دراصل ”جہانِ رضا، لاہور“ کے باغوں کا ایک پھول بن کر نکلے گا۔“ (۱)

محمد زبیر قادری خود بھی اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

”ہمیں ”جہانِ رضا“ کا انداز پسند آیا کہ جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حیات و خدمات کے پہلوؤں کو علمی و تحقیقی مثبت طریقے پر پیش کیا جاتا تھا، جس کے پڑھنے سے کالج و یونیورسٹی کے افراد ضرور متاثر ہو سکتے تھے اور ہم نے مرکزی مجلسِ رضا کے سابقہ کام کی روشنی میں اندازہ لگایا کہ اب تک مجلسِ رضا نے پڑھے لکھے حلقوں میں اچھے اثرات مرتب کیے۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا کہ اس طرح کا کوئی رسالہ ہمیں بھی شائع کرنا چاہیے۔ گو کہ ہم بالکل ہی نا تجربہ کار تھے، اس سلسلے میں رہنمائی کے لیے کئی علمائے کرام کو خطوط لکھے مگر ایک دو حضرات کے علاوہ کسی نے جواب تک نہیں دیا۔ تب میں نے علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب کو لاہور خط بھیجا اور اپنی تنظیم کا تعارف کرا کر تعاون و رہنمائی طلب کی۔ حضرت کا بہت حوصلہ افزا خط آیا، مجھے آج تک اس مختصر سے خط کا متن یاد ہے کہ:

”آپ بے فکر ہو کر کام شروع کریں، ہم نے تو جب کام شروع کیا تھا تو صرف ایک رجسٹر اور قلم لے کر بیٹھے تھے، اگر آپ کو مالی تعاون کی بھی ضرورت پیش آئے تو ہم حاضر ہیں۔“ (۲)

المختصر علامہ فاروقی کا یہی محبت نامہ محمد زبیر قادری کے لیے محرک بنا اور انہوں نے نہایت بے

سروسامانی کی حالت میں سہ ماہی مجلہ افکار و رضا کے اجرا کا اعلان کر دیا۔ ستمبر ۱۹۹۵ء میں افکار و رضا کا مختصر شمارہ مطبع صحافت پر طلوع ہوا۔ فاضل مدیر کو احساس تھا کہ اس راہ میں کتنی مشکلات حائل ہوں گی لیکن اس کے باوجود آپ پُر اعتماد تھے۔ چنانچہ اس کا اظہار آپ نے پہلے شمارے کے ادارے میں الفاظ میں کیا تھا:

”تحریرِ فکرِ رضا، امام احمد رضا محدث بریلوی کے افکار و نظریات کو عام کرنے کے لیے وجود میں آئی ہے، بلاشبہ اس راہ میں بہت دشواریاں ہیں اور ہماری نا تجربہ کاری بھی کوششوں میں حائل ہے، لیکن ہمارا مقصد خالص ہے اور ہمیں اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب ﷺ پر مکمل اعتماد ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔“ (۳)

افکار و رضا تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ اگرچہ اس کی تیز رفتاری میں کمی رکاوٹیں آئیں، لیکن فاضل مدیر نے نہایت ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، جب افکار و رضا میں تاخیر ہو جاتی تو فاضل مدیر کے جذبات و احساسات کچھ اس طرح سامنے آتے تھے:-

”افکار و رضا کا زیرِ نظر شمارہ بہت تاخیر سے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ موجودہ دور میں رسالہ جاری کرنا کس قدر دشوار طلب کام ہے۔ چہ جائیکہ اسے شائع کر کے مفت تقسیم کرنا، قارئین دعا فرمائیں کہ فروغِ فکر و رضا کے اس مشن کو مستقل جاری رکھ سکیں۔“ (۴)

مزید ملاحظہ فرمائیے:

”افکار و رضا کا موجودہ شمارہ کافی تاخیر سے شائع ہو رہا ہے، آج تک اس قدر تاخیر کبھی نہیں ہوئی۔ ہمیں کچھ مسائل درپیش تھے جو آہستہ آہستہ دور ہو رہے ہیں۔ ترقی کی جانب گامزن ہونے کے لیے ہم نے کچھ اقدامات کیے تھے، اس لیے ہماری ساری توجہ اس طرف ہی مبذول ہو گئی تھی۔ ان شاء اللہ قارئین اگر ہمارے لیے دعا گو رہے تو ہم ضرور واپس آپ کی خدمت میں افکار و رضا کو مزید بہتر طور پر پیش کر سکیں گے۔“ (۵)

دیکھا! جذبات میں کس قدر کرب پہنچا ہے۔ زیرِ قادری نے نہایت مشکل حالات میں بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور افکار و رضا کو بند نہ ہونے دیا اور امید واثق ہے کہ آئندہ بھی آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہ آئے گی۔ ان شاء اللہ

دنیا سے رضویات میں ”معارفِ رضا“ (کراچی)، جہانِ رضا (لاہور) اور افکار و رضا (ممبئی) کو

خدمتِ عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔ جہاں جہاں معارفِ رضا اور جہانِ رضا پہنچا، وہاں وہاں افکار و رضا نے بھی دستک دی۔ جب بھی کوئی محقق فکرِ رضا کا ارتقائی سفر ترتیب دے گا تو ان رسائل کو نظر انداز نہیں کر سکے گا۔

علامہ فاروقی جو دنیا سے رضویات کے مایہ ناز ادیب ہیں، افکار و رضا کے بارے میں فرماتے ہیں:

”میں افکار و رضا کا قاری ہوں۔ اس کا صفحہ صفحہ میرے سامنے کھلتا ہے تو دل و جان وجد کرنے لگتے ہیں۔ اس کے ادارے افکار و رضا کی روشن تحریریں ہیں، بلند پایہ مضامین اور علمی مقالات مجھے دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں، مجھے افکار و رضا کے رضانا مے اور ادارے گلہائے رنگا رنگ دکھائی دیتے ہیں، رضانا موں میں تنقید و تحسین کے نقش و نگار افکار و رضا کا حسن دوبالا کرتے ہیں۔ یہ واحد جریدہ ہے جو سارے ہندوستان میں فکرِ رضا کی ترجمانی کرتا ہے اور

دنیا سے رضویات کے اہل علم و فضل اسے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔“ (۶)

افکار و رضا کے اب تک ۴۹ شمارے شائع ہو چکے ہیں، ان شماروں میں اداریات، مقالات، خطرات، منظومات، تبصرہ کتب اور رضانا مے شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ان شماروں کے ۳۸۷۲ صفحات پہنچے ہیں۔ فاضل مدیر اس کا پچاسواں شمارہ ایک خاص نمبر کے طور پر سامنے لا رہے ہیں جو رضویات پر ایک عظیم احسان اور ضخیم نمبر کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

راقم بعض مجبور یوں کے پیشِ نظر اس عظیم نمبر کے لیے کچھ نہ لکھ سکا، جس کا قلق تھا۔ لیکن جب لعل احمد رانا صاحب نے جہانیاں سے، فکیل احمد قادری عطاری نے خانیوال سے اور سید منور علی شاہ بخاری بسوی نے امریکہ سے راقم کو افکار و رضا کے خاص نمبر میں شمولیت کے لیے اصرار کیا اور آخر الذکر منور شاہ نے کہا کہ کم از کم افکار و رضا کا اشاریہ ہی ترتیب دے دیں تاکہ خاص نمبر کی افادیت میں اضافہ کیا جائے۔ حسن اتفاق ہے کہ معارفِ رضا کے سالناموں کا اشاریہ بھی راقم نے ترتیب دیا تھا اور اب افکار و رضا کے اشاریے کے لیے بھی منور شاہ بخاری نے اس فقیر بے نوا کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک اچھا خیال اُن کو آیا اور راقم نے اپنی دیگر مصروفیات ترک کر کے اپنی توجہ افکار و رضا کے اشاریے پر مرکوز کر دی۔

یہ اشاریہ نہایت غلٹ میں صرف ایک ہفتے میں مرتب ہوا۔ میں مشکور ہوں جناب حسن نواز شاہ (اسلام آباد) کا کہ انہوں نے میری گزارش پر کمپوز کر کے مدیر مجلہ کو ای۔ میل کر دیا۔

پیشِ نظر اشاریہ چھ حصص پر مشتمل ہے:-

۱۔ اداریات: عنوانات کی ترتیب سے اداریات کا اشاریہ ترتیب دیا گیا ہے اور جن اداروں پر عنوانات نہیں تھے انہیں سرسری نظر سے پڑھ کر اپنی طرف سے عنوانات قائم کر دیے ہیں۔ ترتیب

الفابائی ہے۔ تقریباً تمام ہی ادارے مدیر محترم محمد زبیر قادری نے لکھے ہیں، البتہ کچھ ادارے دو دو کے بھی شائع کیے گئے ہیں۔ لہذا صرف اُن اداروں کے آگے اُن کے نام لکھ دیے گئے ہیں۔

۲- مقالات: مقالہ نگار کا نام، اس کے نیچے عنوان مقالہ، شمارہ نمبر اور قوسین میں ماہ و سال، آخر صفحہ وہ صفحات جن پر مقالہ موجود ہے۔ اندراجات کی ترتیب مقالہ نگاروں کے اعتبار سے الفابائی ہے۔

۳- متفرقات: اس میں شذرات، اعلانات وغیرہ شامل ہیں۔

۴- منظومات: سب سے پہلے شاعر کا تخلص، قوسین میں پورا نام اور صنفِ سخن کا پہلا مصرعہ، باقی ترتیب حسب سابق ہے۔

۵- تبصرہ ہلے کتب: سب سے پہلے کتاب کا نام، پھر مصنف کا نام اور قوسین میں مبصر کا نام بقیہ ترتیب حسب سابق ہی ہے۔

۶- رضائے نامے: سب سے پہلے خط لکھنے والے کا نام، قوسین میں مقام، جبکہ دیگر ترتیب حسب سابق۔

راقم نے افکارِ رضا میں تمام مشمولات کا جامع اور مفصل اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ یقیناً رضویات میں کسی رسالے کا یہ مکمل اشاریہ ہے۔ امید ہے اہل قلم ضرور اس سے مستفید ہوں گے اور اس فقیر سے نوا کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو دین و دنیا میں کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ و اصحابہ اجمعین۔

احقر صابر حسین بخاری

۲۷ محرم ۱۴۲۹ھ / ۶ فروری ۲۰۰۸ء

حوالہ جات

- ۱- جہانِ رضا : لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ش ۱۵۰، ص ۶۲-۶۳
- ۲- افکارِ رضا : ممبئی، جنوری/جون ۲۰۰۲ء، ش ۲۸، ص ۹۰
- ۳- افکارِ رضا : ممبئی، ستمبر ۱۹۹۵ء، ش ۱، ص ۲
- ۴- افکارِ رضا : ممبئی، جولائی/ستمبر ۱۹۹۷ء، ش ۹، ص ۳۲
- ۵- افکارِ رضا : ممبئی، جنوری/جون ۲۰۰۲ء، ش ۲۸، ص ۹۳
- ۶- جہانِ رضا : لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ش ۱۵۰، ص ۶۲

اداریات

عناوین

شمارے

- ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۶-۲
 ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۵-۳
 ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۴-۲
 ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۴-۳
 ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۴-۲
 ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۴-۲
 ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۴-۲
 ش ۳ (جنوری-مارچ ۱۹۹۶ء) ۳-۱
 ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۳-۲
 ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲-۱
 ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۵-۲
 ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۴
 ش ۳۵ (جنوری-مارچ ۲۰۰۴ء) ۳-۲
 ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۴-۲
 ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۵-۲
 ش ۳۰-۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۱۲-۴
 ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶-۲
 ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۳-۱
 ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۳-۱
 ش ۱۵ (جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء) ۳-۲
 ش ۴ (اپریل-جون ۱۹۹۶ء) ۲-۱
 ش ۲۸-۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳-۲
 ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۴-۲
 ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۴-۲

الہام کے نام ایک پیغام

اسلام پر حملے اور ہماری بے بسی

اہلِ حضرت بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیت

۱۱ مارچ ۹۰ ویں سال میں

اقرا

بیسویں صدی میں اہل سنت کی ذمہ داریاں

اولاد کو سکھاؤ محبت رسول ﷺ کی

ہے مسلمان! تو پھر شانِ مسلمانی لا

پیغامِ یومِ رضا

تحریکِ فکرِ رضا کی ضرورت

جاگو سنو! جاگو

حدیثِ نور کے مآخذ کی بازیابی

حیاتِ اعلیٰ حضرت کی کہانی

دارالعلوم مظہرِ اسلام

دعوتِ اسلام اور بد مذہب

راہِ عمل (از: سید بسطین حیدر برکاتی)

سپاری

سونے والو! جاگتے رہو، چوروں کی رکھوالی ہے

صراطِ مستقیم پر گامزن رہو

ضرورت ہے!!!

عشقِ رسول- اتحاد کی اساس

علامہ ارشد القادری- ایک تحریک

علمائے اپنے ورثہ کی حفاظت کریں

فکرِ رضا انٹرنیٹ پر

قیامِ خلافت سے پہلے مسلمان تو ہو جاؤ

کچھ علاج اس کا بھی اسے چارہ گراں! ہے کہ نہیں؟

کہیں پھونکوں سے بجھتی ہے تجلی نورِ ایمان کی

کیا اس طوفان کی ہمیں خبر ہے؟

مسلمانانِ عالم کے لیے لمحہ فکریہ

موجودہ دور میں فکرِ رضا کی اہمیت (از: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی)

نایاب ہیں ہم۔ علامہ تحسین رضا خان

نیرنگی سیاستِ دوراں تو دیکھیے

ہماری نوجوان نسل کو بچا لیجیے

ہلالِ اسلام۔ صلیب کی زد میں (از: مولوی محمد منظر و سیم مصباحی)

مقالات

الف

عناوین شمارے صفحات

آل حسین میاں برکاتی، سید

اچھے رضا، پیارے رضا ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۱۹-۱۲

آل مصطفیٰ مصباحی کٹیہاری، مولانا

اصولِ افتاء میں امام احمد رضا کے افادات ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۲-۵

امیر حسین، پروفیسر

امام احمد رضا کا نظریہ مذہب و جزر ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۱۵-۱۲

ابوالخیر کشنی، ڈاکٹر سید محمد

نعت کے جگنوؤں کے تعاقب میں ماضی کا سفر ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۳۵-۳۰

احمد بن عبدالرحمن القاضی، ڈاکٹر (مترجم: محمد طیب خان، مولانا)

مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مکالمہ (جدید واقعات، ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۶۶-۵۱

اسباب، نظریات و اہداف، شرعی حیثیت

احمد رضا خان بریلوی، اعلیٰ حضرت مولانا

۱۵ الطاعنہ فی اذان الملاءمہ ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۵۲-۴۴

۱۶ ہمارے شفیق (امورِ عشرین و راتیناز عقائد سنین)

لاست کب آئے گی؟ ش ۳ (اپریل-جون ۱۹۹۶ء) ۶۴-۵۸

۱۷ اد کو قابو کرنے کی حقیقت

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۵۹-۵۷

احمد رضا، محمد (بن محمد نعیم برکاتی)

امام احمد رضا اور احترامِ سادات ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۲۳-۱۳

احمد سعید کاظمی، علامہ سید

۱۸ ابن عباس کا صحیح مفہوم ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۸-۴

۱۹ الدیاری رسول اللہ ﷺ

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۵۳-۴۶

۲۰ اہل علم کی خدمت میں تحفہ کاظمی

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۵۴-۵۰

۲۱ کلین آدام علیہ السلام

ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۱۴-۶

۲۲ عرفانِ ربانی کی ناطق دلیل

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۵۱-۴۲

۲۳ لفظ نماز

ش ۴۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۸-۹

۲۴ مقامِ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۲۷-۱۵

۲۵ وسیلہ قرب الہی

ش ۴۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۳۴-۲۳

اختر حسین شاہدی

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۲۷-۲۴

اختر حسین قادری بستوی، مولانا

ش ۱۵ (جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء) ۶۵-۳۱

اختر حسین فیضی مصباحی، مولانا

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۴۹-۴۴

ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵۲-۴۰

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۱۵-۹

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۵۳-۴۱

خانوادہ مفتی اعظم کی فقہی خدمات

ارشاد احمد رضوی مصباحی، مولانا

حضرت تاج العلماء کے برادر اکبر
خاندان برکات کا اجمالی تعارف

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۱۱-۱۲
ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۳۰-۳۱

اصغر علی مصباحی، مولانا

دیوبندیوں کی فقہ حنفی سے جہالت

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۳۷-۳۸

اعجاز انجم لطفی، ڈاکٹر محمد

قرن تجوید و قرأت اور امام احمد رضا

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۵-۶

اعجاز احمد مدنی قادری چشتی، ڈاکٹر

درگاہیں اور عربی درس گاہیں

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۵۳-۵۴

اقبال احمد اختر قادری

استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۶-۵۷

امام احمد رضا اور ابطال قلب

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۲-۳۳

امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۳۱-۳۲

امام احمد رضا کے ایک معاصر، شاہ فضل الرحمن سنج مراد آبادی

ش ۱۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۳-۵۴

عالمی جامعات میں امام احمد رضا پر کام کی رفتار

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۱۹-۲۱

عہد حاضر کے جلیل القدر علمائے عرب کا امام احمد رضا کو خراج تحسین

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۳-۹۴

کلام رضا میں محاوروں کا استعمال

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۳۲-۳۳

مردم شاری کی شرعی حیثیت

ش ۳۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۶۸-۷۰

الطاف حسین سعیدی، ڈاکٹر

بغداد کی تباہی اور غوث اعظم

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۱۸-۲۱

پیر محمد کرم شاہ ازہری مرحوم کا دفاع

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۹۶-۹۹

لزوم الترام کفر اور مولوی اسماعیل دہلوی

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۶۵-۷۲

امجد رضا خان، ڈاکٹر محمد

امام احمد رضا کے ایک ممدوح

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۱۰-۱۷

رضاشناسی کا عمل، کچھ مثبت کچھ منفی پہلو

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۳-۳۷

الوار محمد عظیم آبادی

امام احمد رضا کے حدیثی شروح و حواشی

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۶-۱۳

اسرار و مخطوطہ میں ذکر رضا

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۱۳-۱۷

امام بخشش کا علمی و ادبی تجزیہ

ش ۳۹ (جنوری - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۰۳-۱۰۸

اولاد رسول قدسی مصباحی، سید

امام احمد رضا کے مسنون طریقے پر اعتراضات کا جواب

ش ۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۶-۱۹

مسلمانوں سے دو باتیں

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۷۷-۷۸

ب

بیت اللہ قادری، ڈاکٹر

امام احمد رضا، سوانحی خاکے، حصار ذات

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۵-۲۶

دو دھاکہ باندھتا نہیں، یہ سنی ماننا نہیں

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۰

ت

تاج محمد خان ازہری

امام احمد رضا علمائے ازہر کی نظر میں

ش ۳۲ (اکتوبر - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۳-۷۶

ترک ولی محمد قادری

امام احمد رضا کے علمی، فقہی اور اصلاحی کارنامے

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۳۹-۴۰

توفیق احمد نعیمی، مولانا محمد

اشاعت دین - چند تجاویز

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۷۲-۸۶

اعلیٰ حضرت پر کتابیں

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۶-۱۰۹

مرکز ازبایب دانش زندہ باد

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۶۹

ج

جلال الدین قادری، علامہ محمد

امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۱۶-۱۷

امام احمد رضا کا نظریہ سائنس

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۵۵-۶۳

جمال الدین، ڈاکٹر سید

زبہ مسٹری ولینڈری وائیڈیٹری

ش ۳۱ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء)

جمال زار ابوزو (مترجم: مشتاق احمد ضیا)

اسلام میں جدت پسندی

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)

ح

حامد رضا، محمد (عرف محمد شمس القدر قادری فیضی)

رحمن رضا کی کھلتی کلی، شعیب الاولیا یار علی

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء)

حبیب اللہ چشتی، پروفیسر

دعوتِ ارشاد کے قرآنی اصول

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

حسن نواز شاہ

جہانگیری مشائخ اور بریلوی علما کے درمیان فکری مماثلت اور
باہمی تعلقات پہ ایک نظر

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء)

خ

خادم حسین شرق پوری، پیر

برطانیہ میں اسلام کی ضیا باریاں

ش ۲۱ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء)

خلیل احمد جانی، حکیم

امام احمد رضا کی بارگاہ میں علی میاں ندوی کا دہرا کردار

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء)

خلیل احمد رانا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے دل کی آواز

ش ۳۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

ایک عیسائی مبلغ کا قبول اسلام

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

تاریخی دستاویز

ش ۳۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

حدیث نور اور حدیث سایہ کی تحقیق اسناد

ش ۳۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء)

حکیم اہل سنت سے آخری ملاقات

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

حکیم اہل سنت علیہ الرحمۃ، علم دوست، کتاب دوست

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء)

حیات علامہ عبدالحکیم شرف قادری ایک نظر میں

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء)

راہبِ قبر

روایتِ ہلال کا مجرب و آسان فارمولہ

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء)

علامہ بحر العلوم مولانا شاہ محمد گل قادری کا بلی

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء)

قرآن کریم علمائے دیوبند کی نظر میں

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

مشکل کشا

ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء)

مفسر قرآن امام احمد الصاوی المالکی الخلوٹی المصری

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء)

ہیں منکر عجب کھانے غزانے والے

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

خلیل احمد قادری، علامہ سید (ترتیب: شفقت عثمانی، خلیل احمد رانا)

ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء)

جب مجھے سزاے موت سنائی گئی (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی ش ۲۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۵۳-۷۸
لحہ بہ لحہ داستان)

خورشید احمد سعیدی

التجربہ بیاب اللہ میر: چند اصلاح طلب پہلو

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء)

بائبل اور اس کے ایک درس پر سرسری نظر

ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء)

بائبل کے متن میں بریکیں کیوں؟

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء)

تھیس اور تحقیقی مقالہ نگاروں کے رہنما اصول اور تجاویز

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)

(مکتوبات مسعودی کی روشنی میں)

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء)

عیسائی علما، تنازع کا متن اور ایک یہودی کا اوپلا

ش ۳۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

عیسائیوں کی بائبل کا ایک مہلک دائرہ؟؟؟

ش ۳۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

قنادی رضویہ جدید سے استفادہ (احتیاط کی اہمیت و ضرورت)

ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء)

قنادی رضویہ جلد نمبر ۲۹۵: بعض اصلاح طلب پہلو

ش ۳۱ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

قرآن میں تضاد نمبر ۱۶

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

متی کی انجیل، متن کا تجزیہ اور اصلیت کا جائزہ

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

مکالمہ بین المذاہب: پس پردہ اغراض کیا ہیں؟

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

یہودی عیسائی گٹھ جوڑ

راہبِ جمیل

ایمان ہے، قال مصطفائی

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء)

رحمت علی مصباحی ویشالوی

امام احمد رضا اور ان کی وعظ گوئی

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۵۶-۵۳

رضاء المصطفیٰ چشتی، مولانا محمد

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا ایک تاریخی انٹرویو

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۳۰-۳۳

سائل بہرہ رسانی (علیگ)

حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء) ۹۳-۹۰

فہن خطابت کے عصری تقاضے

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۶۲-۵۹

مقالات شارح بخاری

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۸۱-۷۱

سراج الدین شریانی، محمد

امام اعلم وفن خوابہ مظفر حسین کی باتیں

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۸۷-۸۲

اہل سنت و جماعت کا طریقہ تبلیغ و شاعت: ایک جائزہ

ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۶-۳۳

باطلین سے متعلق متفقہ موقف سے علمائے اہل سنت کا انحراف کیوں؟

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۰-۶۷

حکیم الامت کی خدمات اور ان کی تصانیف کی عوامی اہمیت و افادیت

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۶۰-۵۵

خطیب اعظم پاکستان، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۶۶-۶۲

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری، ایک تعارف

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۵۷-۵۱

شرح سلام رضا: ایک جائزہ

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۵۲-۵۰

علامہ ارشد القادری سے ایک انٹرویو

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۷۸-۷۳

علامہ فیض احمد اویسی اور ان کا اردو ترجمہ روح البیان

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۹-۹۳

ہماری تبلیغی کوتاہیاں، واقعات کی روشنی میں

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۰-۵۵

سراج الدین احمد قادری بستوی، ڈاکٹر

حضرت رضا بریلوی کی مضمون آفرینی

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۱۹-۱۳

طاہر لاہوری کی نعتیہ شاعری: ایک خصوصی مطالعہ

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۹-۱۳

فتاویٰ مصطفویہ ایک تجزیاتی مطالعہ

ش ۳۵ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۳-۲۹

مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی اور ان کی نعتیہ شاعری

ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۲۲-۲۳

نعت گوئی کا فن اور امام احمد رضا کا تنقیدی شعور

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۳۲-۲۳

سلیم اللہ چندران، محمد

امام احمد رضا خان کے نظریہ تعلیم کی چیدہ چیدہ خصوصیات

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳۶-۳۰

ش

شبیم خاتون

امام احمد رضا، علماء، مفکرین اور دانشوروں کی نظر میں

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۳-۳۱

شرافت حسین رضوی

ڈاکٹر "شرر مصباحی" کے نام

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۳-۸۱

کلیل احمد قریشی اعظمی برکاتی ششی

بہار شریعت، تقاریر رضا کی روشنی میں

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۳-۹

حضرت صدر الشریعہ اور بہار شریعت کی پہلی اشاعت

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۶۷-۶۷

حضرت نظمی مارہروی اور ان کی نعتیہ شاعری

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۲-۳۵

کنز الایمان کی اشاعت اول اور صدر الافاضل کی دوراندیشی

ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۹-۳

شمس الہدیٰ مصباحی، مولانا

امام احمد رضا کے ایک معاصر سرکاری

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۰-۶۵

شیراز مقصود قادری، مولانا

جنوبی افریقہ

ش ۳۸، ۳۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۱۰۳-۹۹

ص

صابر حسین شاہ بخاری، سید

اعلیٰ حضرت بریلوی اور پیر محمد کرم شاہ

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۵۵-۳۳

اعلیٰ حضرت کے بعد اہل سنت کا ایک عظیم مصنف

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۲-۳۹

اعلیٰ حضرت کے مستفیق قاضی محمد غلام ربانی

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۱۸-۷

امام احمد رضا، پیر محمد علی شاہ گولڑوی کی نگاہ میں

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۶۶-۶۳

علامہ کاظمی کی اعلیٰ حضرت سے عقیدت

ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۳۰-۳۳

علامہ وحی احمد محدث سودقی اور امام احمد رضا

ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۵۳-۳۳

صابر سنبھلی، ڈاکٹر

اردو نثر نگاری اور امام احمد رضا

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۱۸-۸

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱)

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۲۵-۱۵

عبدالستار مصروف ہدائی، علامہ

ش ۳ (جنوری - مارچ ۱۹۹۶ء) ۱۸-۳۰

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۳۲-۳۹

امام احمد رضا، ایک مظلوم مفکر
حداقل بخشش سے ایک شعر کی تشریح

عبدالسلام رضوی، مولانا

ش ۲۲ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۲۶-۳۷

ش ۳۰ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۹-۶۳

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۳۱-۳۷

عبدالملک رضوی مصباحی، مولانا

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۲۳-۲۸

عبدالحکیم نعمانی قادری، علامہ محمد

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۷۰-۷۱

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۲-۱۱۳

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۸۰-۸۳

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۳۳-۴۰

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۰۹-۱۱۱

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۲۹-۳۱

عبدالصمیم عزیزی، ڈاکٹر

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۷-۷

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۵۱-۵۳

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۳-۹

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۲۰-۲۹

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۱۹-۲۵

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۲۰-۲۳

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۳-۱۷

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۱۷-۲۳

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۷۲-۷۵

آہ! علامہ شمس رحمۃ الرحمن واسع علیہ

امام احمد رضا اور ڈاکٹر علامہ اقبال

امام احمد رضا اور علم طبعیات

امام احمد رضا اور نظام احمد قادیانی

امام احمد رضا، غیر مسلموں کی نظر میں

امام احمد رضا کی ترکیب سازی

امام احمد رضا کے مقطعات

امام احمد رضا، شیون اور آئن اسٹائن

خلیفہ رضا، حضرت مولانا غیاث الدین کی نعتیہ شاعری

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۲)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۳)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۴)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۵)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۶)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۷)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۸)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۹)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۰)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۱)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۲)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۳)

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۴)

کارزار صبر و شہر

علامہ فضل حق خیر آبادی اور ۱۸۵۷ء کا فتوے جہاد

صغیر حسین شاہ، سید

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۸۸-۹۳

گلبرگ رضا اور ہمارے کارنامے

ط

طلحہ رضوی برق دانا پوری، پروفیسر سید

ش ۳۰ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۴۹-۵۰

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی

ع

عبدالرحمن بخاری، سید

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۲۷-۲۸

بیسویں صدی، امتحان عشق رسول کی صدی

عبدالستار طاہر مسعودی

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۳۶-۴۳

علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری

شارح بخاری قدس الملک الوافر

شمع عقیدت رضا علی میاں

مرید اعلیٰ حضرت، صوفی عزیز احمد بریلوی

”مستطیر اسلام“، مرکز اہل سنت کیوں؟

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۱۱-۱۳

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۵۵-۵۷

ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۳۶-۳۸

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۸۰

عبد المنان، بحر العلوم مفتی

اچھے حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کہنے پر مخالفین کے شبہات کا جواب ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۶۹-۷۳

عبداللہ طارق، ڈاکٹر سید

اعتراقات رضا (معاشیات، سائنس، ریاضی اور تقابلی ادیان) ش ۵ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۶ء) ۶-۲۰

فتیق الرحمن شاہ رضوی، سید

امام احمد رضا، بحیثیت بین الاقوامی سائنس دان ش ۴ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء) ۳۹-۵۵

عطاء الرحمن قادری

چل بسا بزم رضا کا بانی و صدر آج آہ ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۲-۷

علیم اشرف جائسی، سید

قرآن کریم میں ”وجودِ معرب“ کا تفسیر ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۳۵-۴۱

مولانا رحمت علی کیرانوی ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۳۷-۴۵

غ

غلام جاوید مصباحی، ڈاکٹر

رضا فاؤنڈیشن کالی کٹ اور اس کی اہم پیش کش ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۱۵-۲۱

عرب غریب نواز: ایک لمحہ فکریہ ش ۱۴ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۹-۶۱

فکر رضا نے نئے علاقے فتح کر رہی ہے ش ۱۳ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۳۱-۳۸

فین مناظرہ میں ملک العلماء کا مقام ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۲۳-۲۹

غلام غوث قادری، ڈاکٹر

امام احمد رضا کی انشا پر دازی مکتوبات کے آئینے میں ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء) ۳۳-۵۰

امام احمد رضا محدث بریلوی کی دینی و فکری جہات ش ۳۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۳۳-۵۰

الحاج محمد سعید نوری، معتمد رضا اکیڈمی ممبئی کی خدمات ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۲۰-۳۶

انوار از حقیقت

ادوار پاکستان: تاثرات

غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن، مالے گاؤں)

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۲۰-۳۶

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۷۹-۸۳

علیم و قلم اور امام احمد رضا

امان سقییت کا شہر فرخندہ: مالیک گاؤں

سان الہند، علامہ سید غلام علی آزاد بنگلہ رانی

منصور احسن العلماء اور مسلک اعلیٰ حضرت کا فروغ

علیم محمد موسیٰ امرتسری: حیات و خدمات

رضا اکیڈمی برطانیہ کی دینی و علمی خدمات

رئیس القلم، مسلک رضا کے ترجمان

سرزمین عرب پہ ہیں چار سو چہرے ترے

محدث اعظم کچھوچھوی اور امام احمد رضا محدث بریلوی

محدث اعظم کچھوچھوی: حیات اور صد ارتقی خطبہ

معلم و متعلم اور علم کے اسلامی تصورات (تعلیمات امام احمد رضا کی روشنی میں) ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۶۳-۷۱

غلام مصطفیٰ قادری رضوی (ہاسنی، ناگور شریف، راجستھان)

ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۲۰-۳۶

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۱-۷۷

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۶۰-۷۱

ش ۳۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۸-۲۲

ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۷۰-۷۶

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۶-۱۰

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۷۷-۸۱

ش ۳۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۵۸-۶۳

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۷۸-۸۱

امام احمد رضا اور اصلاح خواتین

امام احمد رضا، فنا فی الغوث

ہاسنی: ایسی چنگاری بھی یارب! اپنی خاکستر میں ہے

قلم رضا سے ہوا عمدہ بیابان ختم نبوت کا

قلمی میدان میں ہماری غفلت اور فکر رئیس القلم

محبت رضا: اہل ایمان کے لیے اب تو کسوٹی ہے یہی

مرید اعلیٰ حضرت، مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی

مفتی اعظم ہند کا شہر محبت، مدینہ منورہ

یہ فاتحہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ڈرا

غلام مجلیٰ انجم، ڈاکٹر

ش ۱۰ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۷ء) ۱-۳۰

امام احمد رضا اور فن تاریخ گوئی

حضرت شاہ ولی اللہ کا مسلک

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۳۸-۳۳

مزارات پر حاضری اور اس کے آداب

ش ۱۳ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۸ء) ۶۳-۵۰

مولانا احمد رضا قادری کی عربی نعتیہ شاعری

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۲۲-۱۶

مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری

ش ۱۵ (جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء) ۱۳-۴

غیاث الدین احمد مولانا

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۳۹-۳۵

امام احمد رضا، بحیثیت دانش ور

ف

فاروق احمد صدیقی، ڈاکٹر

ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۱۱-۸

امام احمد رضا اور اردو ادب

ایں روئے نعت است نہ صحرا است

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۶۱-۵۴

فرقان علی رضوی چشتی، سید

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۷۱-۶۷

عطاءے خواجہ، مولانا الحاج سید احمد علی رضوی چشتی اجیری

فروغ احمد اعظمی مصباحی، مولانا

ش ۱۵ (جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء) ۲۹-۲۲

مفتی اعظم کے افاداتِ علمیہ

فیصل مدیم قادری

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۵۰-۴۸

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

فیض احمد اویسی، ابوصالح علامہ محمد

ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۶۳-۵۳

شرح حدائق بخشش سے ایک شعر کی تشریح

ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۵۹-۵۵

شرح حدائق بخشش سے ایک شعر کی تشریح

فیض اللہ حسینی اشرفی، سید محمد

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۶۳-۵۶

شیخ المشائخ سجادہ نشین راجپور اور مسلک اعلیٰ حضرت

ق

قرآن حسن بستوی، علامہ محمد

ش ۳ (جنوری-اپریل ۱۹۹۶ء) ۴۷-۳۱

امام احمد رضا اور عہد حاضر کے مسائل

ک

کوکب نیازی، مولانا

ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۷-۷

امام العلماء امام ابو حنیفہ ثانی

کوکب نورانی اوکاڑوی، علامہ

ش ۳۶ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۶۳-۳۳

اک ساجد بان نور ہے سر پر قدم قدم (جنوبی افریقہ سے جنوبی

"امام احمر" نجدی و بابیوں کی اپنے مذہب سے نہایت متضاد کتاب

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۷۸-۷۳

بلکہ ویش میں شکیات

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۷۷-۶۰

طیپ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور فکرِ رضا

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۱۱۷-۱۰۶

لداؤ کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے (سفرنامہ)

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۹۶-۷۹

ہند یا ترا (سفرنامہ)

کلیم احمد قادری

ش ۳۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۵-۵۲

خلیفہ حضور مفتی اعظم، مولانا عبدالغنی نصیر آبادی

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۸۹-۸۸

مدیر استقامت، علامہ ظہیر الدین قادری

کلیم اشرف شریفی، محمد

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۵۹-۵۸

نقیب اعظم ہند، اکابر کی نظر میں

م

متین کاشمیری

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۶۱-۵۳

مکتب سے مطب تک

مجید اللہ قادری، ڈاکٹر

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۰ء) ۴۳-۳۸

امام احمد رضا اور علمِ حجریات

محبوب اختر مصباحی ماہر ویشالوی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۹۸

اہل سنن کے تین چراغ اب نہیں رہے

محمد احمد مصباحی

امام احمد رضا کا تقویٰ

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء)

محمد ادریس رضوی، مولانا

امام احمد رضا کی تشدید نگاری میں اردو ادب

ش ۴ (اپریل تا جون ۱۹۹۶ء)

جاہل عوام، صوفی اور پیر بے لگام فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء)

علامہ احمد یار خاں نعیمی اور ان کی تصانیفی خدمات

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء)

ملک العلماء اپنی تحریر کے آئینے میں

ش ۱۴ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء)

وہ سن جسے سن کر تو ہو جائے سن

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء)

محمد اسلم قادری، مولانا

استمداد ہا ولیا اللہ: تحقیق و تجزیہ

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء)

حضور مفتی اعظم: تاجدار روحانیت

ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء)

محمد اسماعیل بدایونی

حجاب اور تہذیبی و ثقافتی دہشت گردی

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)

محمد افروز القادری، ایس، ایم

رود بند جہاں میں مجید و اعظم و مجدد الف ثانی کا قدر مشترک

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء)

محمد افروز قادری چہیا کوٹی، مولانا

انوارِ ساطعہ، ایک تعارف

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

علم تجوید اور امام احمد رضا

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

محمد الیاس کاشمیری

ڈاکٹر محمد ہارون کا تعارف

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء)

رضا اکیڈمی (اشاک رپورٹ)

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء)

محمد تمیز القادری، مولانا شاہ

علوم سائنس اور امام احمد رضا

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء)

محمد تنویر ہاشمی، سید

تاجدار ولایت حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء)

محمد حسن قادری بریلوی، ڈاکٹر

امام احمد رضا کے ولید ماجد حضرت مولانا مفتی نقی علی خان

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء)

مولانا مفتی مولانا نقی علی خان اور اصلاح عقائد

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء)

محمد حسین مشاہد رضوی

سیاسی نظام مسلمانان ہند کے نام

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

محمد حسینی اشرفی مصباحی، سید

علی حضرت امام بریلوی اور اردو ادب

ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء)

محمد رضا عبدالرشید

علم اور کلام کی عظمت (کلام رضا کی روشنی میں)

ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)

محمد زبیر قادری

گلاب فکر رضا کے دس سال

ش ۲۸ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۴ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۸ء)

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۲ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۰ء)

ش ۳۳ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۰ء)

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۰ء)

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۱ء)

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

رواد پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۱ء)

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

رودادِ پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۱ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۵ء)

ہندوستان میں شائع ہونے والے سنی جرائد

ہندوستان میں شائع ہونے والے سنی جرائد

محمد سعید الحسن شاہ، سید

اہل ایمان کے خلاف، ایک خطرناک سازش کا انکشاف

محمد سلیم

مسلم اعلیٰ حضرت کی تائید و حمایت میں معتمد قدیم علمائے حیدرآباد دکن کا تاریخی فتویٰ

محمد شاکر نوری، مولانا

امام احمد رضا اور فکرِ نماز

محمد شریف رضا عطاری، مولانا

انٹرنیٹ اور ایک علمی درس گاہ کا تصور

انٹرنیٹ اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کی نشر و اشاعت

دری کتب اور مسلکِ خدمات علمائے اہل سنت

رضا جو دل کو بنانا ہے جلوہ گاہِ حبیب

شیخ ملا جیون علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات

فتاویٰ رضویہ اور مفتی و مسیح الفاظ کا خوبصورت التزام

محمد شہزاد مجددی، علامہ

طائرِ سدرہ نشیں روح القدس علیہ السلام کا کلامِ رضا میں تذکرہ

مختل نعت میں حاضری کے آداب

کیا ماہِ مفرزولِ آفات کا مہینہ ہے؟

محمد صادق رضا مصباحی، مولانا

خطِ ملت: دینی اخلاص پر روی اور ملی دردمندی کا روشن ستارہ

علامہ شمس الدین رضا خان علیہ الرحمۃ، حیات و خدمات

محمد صدیق ہزاروی، مولانا

امام احمد رضا بریلوی اور دارالعلوم منظرِ اسلام

محمد طاہر القادری، ڈاکٹر

اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور روحانی اقدار

عبدالقادر رضوی امجدی، مولانا

اہل کی حرمت و حلت: ایک تحقیقی تجزیہ

محمد علی رضا برکاتی قادری، مولانا

اہل حضرت فقیر اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق مبدی

"حسن الوعاء" اور تشریحاتِ رضا

امام احمد رضا اور بیانِ نور مصطفیٰ ﷺ

اہل سنت اور امام اہل سنت

شاہنشاہِ بریلی اور عقیدہ نفی ظلم نبی ﷺ

کلامِ رضا میں معجزاتِ خیر الانبیاء

مسجد کے احکام از ملفوظاتِ امام

ہمارے اسلاف اور ہم

محمد عمر ریاض عباسی

مالی میڈیا اور عالمِ اسلام

محمد قاروق القادری، سید

امام اہل سنت اور ہماری ذمہ داریاں

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

محمد فروغ القادری، مولانا

ساؤتھ افریقہ میں مذہب و لائسنس کی کشمکش

محمد مالک، ڈاکٹر

امام احمد رضا کا مقیاسِ ذہانت
بیسویں صدی کا عظیم انسانش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۱۰-۱۱
ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۲۸-۲۹

محمد مرسلین، ڈاکٹر

صرف امام احمد رضا پر ہی الزام کیوں؟

ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۵-۳۶

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر

افتتاحیہ (مقدمہ، محدث بریلوی)

ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۳-۱۶

بارگاہِ رضا کے ایک نیاز مند مولوی حاکم علی

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۵۶-۶۰

جنگِ آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی کا کردار

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۸-۶۴

شیخ الاسلام مفتی اعظم محمد مظہر اللہ دہلوی

ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۱۸-۲۶

محمد ملک النظر سہرانی، مولانا

خانقاہ رضویہ کے گہر تابدار حضرت بدرالعلماء اور ان کا تعلق فی الدین ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳۶-۵۵

محمد میاں مالک، مولانا

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۳-۵۱

وصالِ مصطفویٰ افتراقِ بولہبی

محمد مقصود الہی، پروفیسر

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ص ۱۱۹

اعلانِ حق

محمد نعیم احمد برکاتی

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی علامہ مدنی میاں کی ربانی ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۲۹-۳۱

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۱) ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۵۱-۵۸

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۲) ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۲-۲۷

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۳) ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۸-۲۹

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۴) ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۳۳-۳۹

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی حضور احسن العلماء کی ربانی ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۶۵-۶۶

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی، قاسم نانوتوی کی ربانی ش ۳۶ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۱۷-۳۲

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی، حکیم الامت کی ربانی ش ۳۱ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۶-۳۵

بعد وصال بھی فتویٰ دیتے ہیں ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۱-۷۳

اردو جوتا پہننے سے متعلق اعلیٰ حضرت کی تحقیق

فلاح دارین (۱)

فلاح دارین (۲)

فلاح دارین (۳)

نماز کے چند اہم مسائل

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۶-۱۷

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۲۷-۳۳

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء) ۲۵-۵۷

ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۲۸-۳۳

ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء) ۶-۱۰

محمد ہارون، ڈاکٹر

عہدِ حاضر میں امام احمد رضا کے اسلامی نکات کی اہمیت

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۳۲-۴۰

محمد یونس قادری، ڈاکٹر

مذہبِ ہند کی سیاسی ثقافت

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۹۵-۱۰۳

مظفر الدین احمد مصباحی، مولانا

علامہ رضا بریلوی، ایک مظلوم شاعر

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۳۰-۳۶

منیر الحق کسھی، پروفیسر

امام احمد رضا ایک جامع الصفات شخصیت

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۴۷-۵۷

میر طیب علی شاہ بخاری، سید

تعلیماتِ اولیا اور جدید دور

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۸-۲۷

ن

نامعلوم الاسم

بلبلِ باغ، رسالت

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۲۹-۳۰

نوشاد عالم چشتی، محمد

حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ کا مجاہدانہ کردار

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۵۲-۶۳

ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۱۰-۱۹

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۳-۲۷

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۶۳-۹۶

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۳۲-۴۳

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۸-۸۳

شاہ ولی اللہ اور تصوف

عیسائی فرقانِ حق - نقد و تجزیہ

کیا مرقہ عیسیٰ کشمیر میں؟

مفتی اعظم ہند کی شخصیت اور صحافت

وہ رہیں یا نہ رہیں ذکرِ توان کا ہوگا

نوید عاصم عطاری، محمد

رضا کا چین

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۹-۱۱۰

و

وارث جمال قادری، محمد

فکرِ رضا جب گیتا رضا تک پہنچی

ش ۳ (جنوری-جون ۱۹۹۶ء) ۵-۱۵

وادئ نور کا سفر (ایک مقدس سفر کی سرگزشت)

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۳۲-۵۰

وادئ نور کا سفر (ایک مقدس سفر کی سرگزشت)

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۸۳-۸۹

وجاہت رسول قادری، مولانا سید

عرب دنیا میں کنز الایمان کی پذیرائی

ش ۲۱، ۲۲ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹-۱۳

ولی محمد رضوی قادری، مفتی

آستانہ غریب نواز، مرجع خلافت

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۳۷-۵۰

احسن العلماء: ایک بے مثال شخصیت

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۶۳-۶۵

علامہ بدرالدین احمد قادری، حیات و علمی کارنامے

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۷۴-۷۶

متفرقات

الف

عناوین	شمارے	صفحات
آہ! اجیر شریف میں رضویت کا آفتاب غروب (سید علی احمد رضوی)	ش ۲۱، ۲۲ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)	۹۲
آہ! فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد مجددی (ادارہ)	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۴
اخبارِ رضا	(قریباً سبھی شماروں میں موجود ہے)	
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی میں شیخ محمد بن علوی مالکی کی آمد	ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۶۴
اشاراتی فہرست افکارِ رضا (ادارہ)	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۷۴-۸۳
اشاراتی فہرست (ادارہ)	ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء)	۱۱۹-۱۲۰
افکارِ رضا انٹرنیٹ پر (ادارہ)	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۳۰
الصوامع الہندیہ پر تصدیقات کی اپیل	ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء)	۷۵

الح الاسلامی کا ایک مختصر تعارف

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۸۴

امام اعظم کانفرنس ہالینڈ

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۴

امام احمد رضا سیمینار پٹنہ

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۷۳-۷۶

امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد ۲۰۰۰ء

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۰

امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۲۰۰۱ء

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۹۰-۹۱

امام احمد رضا کانفرنس، بلی ۱۹۹۹ء

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷۸

امام احمد رضا کی بارگاہ میں ایک سید کی سفارش (ماہنامہ اعلیٰ حضرت)

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۷۴

امام احمد رضا کے ۱۵۰ ویں ولادت پر رضا اکیڈمی کا خراج عقیدت

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۷۹-۸۰

انٹرنیٹ پر نئی رابطے

ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۶۳

انٹرنیٹ پر نئی رابطے

ش ۲۱، ۲۲ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹۶

انٹرنیٹ پر نئی رابطے

ش ۳۱ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۶۴

ب

برطانیہ میں نئی اجتماع

ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵

برطانیہ میں نئی اجتماع

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷۵-۷۷

ت

تقاریر امام احمد رضا کی تلاش

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۰

تنظیم ایمانے اشرفیہ کے زیر اہتمام روزہ بین الاقوامی میڈیا سیمینار

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۱۱۳-۱۱۸

تنظیم اہل حدیث کی نئی بات

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۸

تصانیف اعلیٰ حضرت کی نمائش کیوں؟

ش ۲۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۵-۱۱۶

ج

جشن یوم رضا کے تحت مشاعرہ نعت و منقبت

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۸

ح

حافظ ملت کی یاد میں کیرالہ کی سر زمین میں حلقہ ذکر

ش ۲۹، ۳۰ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۷

خ

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۱۹ دہائی سالانہ عرس مبارک

ش ۲۹، ۳۰ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۹۹-۱۰۰

ع

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۴۷

عالمی سنی ڈائریکٹری کی اشاعت

ف

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۷۸-۷۵

فیض العلوم جمشید پور کا جشن پچاس سالہ

م

ش ۲۲ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۷۱-۷۰

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۴-۳

ش ۱ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۴

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۳۲

ش ۴ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۲۰

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۱۲۰

مجالس رضا دارالمطالعہ اہل سنت بہار
مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا دوروزہ کنونشن
ملفوظات اعلیٰ حضرت سے ایک اقتباس
ملفوظات اعلیٰ حضرت سے ایک اقتباس
منتخب عنادین، خصوصی شمارہ افکارِ رضا
منتخب عنادین، خصوصی شمارہ افکارِ رضا

ی

ش ۲۲ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۷۳-۷۱

ش ۱ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۱

یادِ رضا میں ایک حسین شام

یومِ رضا

منظومات

الف

ارشاد (علامہ ارشد القادری)

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۳ ص

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۲ ص

اسماعیل (محمد اسماعیل بدایونی)

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵-۴ ص

اشرف (عبید المصطفیٰ اشرف رضا قادری توری)

ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۳ ص

ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۳ ص

نعت

قطعہ

منقبت

منقبت

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۰ سالانہ عرس مبارک ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۷۵-۷۴

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۱ سالانہ عرس مبارک ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۵

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۲ سالانہ عرس مبارک ش ۳۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۲-۱۰۱

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۳ سالانہ عرس مبارک ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۵-۸۲

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور مولانا کوکب ش ۳۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۵

نورانی کی والدہ کی رحلت

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۵

خوش خبری، اعلیٰ حضرت کے چند رسائل کا عربی میں ترجمہ

د

دارالمطالعہ بہرام میں ایک تعزیتی نشست (حکیم اہل سنت حکیم ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۸-۱۰

محمد موسیٰ امرتسری کی رحلت پر

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۵-۶

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۷-۱۱

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۳-۱۱۶

دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع

دعوتِ اسلامی کا ۷۷ سالانہ اجتماع

دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع

ذ

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۴۳

ذمہ دارانِ رسائل و جرائد سے گزارش

س

ش ۳۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۷

ش ۲۲ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۳-۷۴

ش ۴ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء) ۲-۳

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۶-۱۰۸

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۵-۱۲۰

سانچہ نشر پارک کراچی

سلیم پور میں بزمِ رضا کا انعقاد

سنی دعوتِ اسلامی کا سالانہ اجتماع

سنی دعوتِ اسلامی کا ۱۳واں سالانہ اجتماع

سنی دعوتِ اسلامی کا عالمی سنی اجتماع

ض

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۸۹

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۲

ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۲

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۲۰ و ۱۲۱

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا انگریزی شمارہ بند کیا جا رہا ہے)

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰واں شمارہ خاص ہوگا)

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰واں شمارہ خاص ہوگا)

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰واں شمارہ خاص ہوگا)

اشک (ابراہیم اشک)

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء)

۳ ص

حمد

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء)

۳ ص

حمد

اعجاز (مولانا سعید اعجاز کاشفی)

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

۳ ص

منقبت

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

۷۲ ص

قطعہ

ب

بدر (علامہ بدر القادری)

ش ۴۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)

۲ ص

حمد

ش ۴۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء)

۵۰ ص

منقبت

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء)

۳ ص

منقبت

ج

جمیل (مولانا جمیل الرحمن جمیل رضوی قادری)

ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء)

۲ ص

حمد

حامی (مولانا محمد رفیع احمد حامی)

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء)

۳ ص

منقبت

خ

خوشر (مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری)

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء)

۲۲ ص

منقبت

ر

رضا (امام احمد رضا محدث بریلوی)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

۶۴ ص

منقبت

ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء)

۲ ص

نعت

ز

زماں (محمد شاہ زماں بروہاوی)

ش ۲۲، ۲۱ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء)

۱۷ ص

منقبت

ش

شکیل (شکیل احمد اعظمی)

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء)

۲ ص

نعت

ص

صابر (ڈاکٹر صابر سنبل)

ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء)

۳ ص

نعت

ض

ضیائی (محمد میکائیل ضیائی)

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء)

۳ ص

نعت

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء)

۳ ص

نعت

ط

طارق (محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری)

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء)

۱۴ ص

قطعہ تاریخ

ع

عارف (حمیث الدین احمد عارف مصباحی نظامی)

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء)

۳ ص

نعت

غ

غازی (قاری محمد مسلم غازی)

ش ۴۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء)

۳ ص

دعا

ف

فروغ (فروغ احمد اعظمی)

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء)

۳ ص

منقبت

ق

قاسم (محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی)

ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء)

۵-۳ ص

تضمین

قادری (غلام مصطفیٰ رمزی قادری)

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء)

ص ۶۸

منقبت

قادری (ڈاکٹر بیت اللہ قادری)

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء)

ص ۸۷

منقبت

قربان (ایم قربان علی کشن جتوئی)

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء)

ص ۲۸

منقبت

ل

لیق (م، لیتق انصاری)

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

ص ۳

حمد

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

ص ۳

نعت

م

مشاہد (محمد حسین مشاہد رضوی)

ش ۳۳ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)

ص ۶۷

منقبت

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء)

ص ۱۰

قطعه

مضطر (محمد شریف رضا عطاری مضطر)

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء)

ص ۲

نعت

ن

نار (نار کریمی)

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء)

ص ۳

نعت

نجم (مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری)

ش ۲ (دسمبر ۱۹۹۵ء)

ص ۲

نظم

تبصرہ ہائے کتب

الف

نام کتاب/مصنف و مؤلف کا نام

اردو زبان میں تصوف: دلی سے اقبال تک/ڈاکٹر اعجاز مدنی

(وارث جمال قادری)

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء)

اصول و السلام (مجموعہ نعت)/محمد علی صدیقی شیدا

(بیکل اتناسی)

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)

اکوثر (سہ ماہی)

(مولانا محمد وارث جمال قادری)

امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ ﷺ/ڈاکٹر مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری

(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)

امام احمد رضا اور علم حدیث/محمد عیسیٰ رضوی

(شیم اختر رضوی)

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء)

امام احمد رضا کے ۱۹۱۲ء منصوبہ کا تجزیہ/ڈاکٹر محمد ہارون

(محمد زبیر قادری)

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء)

امتیاز حق و بال/مولانا عبدالملک مصباحی

(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

ب

برصغیر میں سلسلہ قادریہ کے بانی سیدنا عبدالوہاب

جیلانی/ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (مولانا محمد ملک الظفر سہمراہی)

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

اقبال احمد فاروقی، جن کی باتوں سے خوشبو آئے

(خولجہ عابد نظامی)

پ

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء)

پیغام رضا، امام احمد رضا نمبر

(ڈاکٹر سید جمال الدین قادری)

پیغامِ رضا، مفتی اعظم نمبر (الف تون)

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۹۵-۹۶

ت

تاریخِ العالم الاسلامی/مفتی عبدالرحمن باوا ملبیاری

ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۴۹-۵۰

(مفسر مصباحی)

تہذکات کے آداب و فضائل/اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء) ۲۸-۵۲

(محمد نوشاد عالم چشتی)

تبلیغ کے اصول اور فلسفہ/علامہ عبدالعلیم میرٹھی

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۹۵-۹۸

(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

تذکرہ اعلیٰ حضرت بربان صدر الشریعہ/مولانا محمد عطاء الرحمن قادری

ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۳-۶۴

(مولانا کلیل احمد قریشی اعظمی)

تذکرہ النہد اربعہ/مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹۳-۹۵

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

تذکرہ خلفائے راشدین/مولانا ڈاکٹر محمد عاصم حبیبی اعظمی

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۶۷-۶۹

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

تقویۃ الایمان میں تحریف کیوں؟/مولانا محمد علی رضا قادری برکاتی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۸۵-۸۷

(مولانا محمد ملک الظفر سہراوی)

ج

جہانِ رضا کے حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر پہ ایک نظر

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۸۳-۸۹

(مولانا وارث جمال قادری)

جہانِ مفتی اعظم/مترجمین: مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا محمد عبدالمبین

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۹۷-۱۰۱

نعمانی، مولانا مقبول احمد مصباحی (غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

ح

حسام الحرمین کے سوسال/ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۳-۱۱۵

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

حضور مجاہد ملت کا گوشہ حیات/سید اولاد رسول قدسی مصباحی

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۷۹-۸۰

(محمد فخر عالم فیضی برکاتی)

بیاتِ رضا کی نئی جہتیں/ڈاکٹر غلام جابر مصباحی

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۰۱-۱۰۲

(مفتی ولی محمد رضوی)

د

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟/ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۶۳-۶۶

(مولانا محمد ملک الظفر سہراوی)

ذ

ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور اردو نثر/ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۸-۷۰

(ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی)

س

سرکنا تے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب/علامہ عبدالستار ہمدانی

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری، جون ۲۰۰۲ء) ۹۳-۹۴

(مفتی جلال الدین احمد امجدی)

ع

عاشقِ رسول امام احمد رضا/طاہر سلطانی (محمد شریف رضا عطاری)

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۷-۹۰

عرفانِ رضا در مدحِ مصطفیٰ ﷺ/مولانا عبدالستار مصروف ہمدانی

ش ۱۸ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۴-۷۷

(مولانا مختار اشرف قادری)

عقیدت کے پھول (نعتیہ کلام)/شیو بہادر سنگھ دلبر

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۰۰-۱۰۱

(م، لیتق انصاری)

عورت اور آزادی/غلام مصطفیٰ قادری رضوی

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۷۳-۷۵

(مولانا عبدالسلام رضوی)

ک

کلیاتِ مکاتیبِ رضا، بے شک بڑا کام

ش ۳۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۰-۱۱۳

(سید رکن الدین اصدق چشتی)

گ

گلِ ولالہ (مجموعہ کلام)/سید اولاد رسول قدسی

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۸۲-۸۳

(مولانا محمد قمر الزماں مصباحی)

۴

- متنبی ایک مطالعہ/ ڈاکٹر غلام نبی انجم
(محمد نواز عالم چشتی)
مجدد اسلام بریلوی/ علامہ نسیم تنوی
(مولانا محمد ثناء بخش قصوری)
مشائخ چشت اور امام احمد رضا مولانا رحمت اللہ صدیقی
(نجم انجم)
مفتاح العربیہ/ مولانا محمد توفیق محمد
(عاشق حسین اشرفی)
مقالات شارح بخاری (ج ۱) مرتب، مولانا ارشاد احمد رضوی
(ڈاکٹر محمد عرف انصاری)

ن

- نعت رنگ: ایک جائزہ
(عاطف نعین قاسمی)
نعت رنگ، کراچی، امام احمد رضا نمبر/ مرتب، سید صبیح الدین رحمانی
(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)
نوازش مصطفیٰ ﷺ (نعتیہ دیوان) / سید آل رسول حسین میاں نظم
بارہوی (محمد اشرف ذری برکاتی)

و

- واہ کیا مرتبہ اے غوث! ہے بالازار/ مرتب، مولانا رحمت اللہ صدیقی
(مولانا محمد اشرف قادری)

۵

- یادگار رضا، ممبئی/ مرتب، غلام مصطفیٰ رضوی
(کلیم محمد قادری)
یقین کے دو ماہ مبین/ ڈاکٹر عہد نسیم عزیزی
(غلام مصطفیٰ رضوی)

رضاناے

الف

نام مکتوب نگار

صفحہ

شمارہ

- ۱۲۰ ش ۳۹ (جنوری، مارچ ۲۰۰۵ء)
۸۶-۸۵ ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۱ء)
۸۹-۸۸ ش ۲۲، ۲۱ (جولائی، دسمبر ۲۰۰۰ء)
۸۷ ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۱ء)
۱۱۳-۱۱۰ ش ۳۳ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)
۶۳-۶۱ ش ۹ (جولائی، ستمبر ۱۹۹۹ء)
۷۳ ش ۲۶ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۱ء)
۵۹ ش ۲ (مارچ ۱۹۹۶ء)
۱۷ ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)
۵۵ ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)
۵۸ ش ۳ (مارچ ۱۹۹۶ء)
۵۹ ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)
۸۰ ش ۱۷ (ستمبر ۱۹۹۹ء)
۹۱ ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء)
۱۱۳ ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)
۵۹ ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)
۸۰ ش ۱۷ (ستمبر ۱۹۹۹ء)
۹۱ ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء)
۱۱۳ ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)
۱۰۳، ۱۰۳ ش ۳۶ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۶ء)
۵۶، ۵۵ ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)
۵۶ ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)
۷۸ ش ۱۵ (جنوری، مارچ ۱۹۹۹ء)

اللہ بخش مکاندار رضوی (بہلی، کرناٹک)

اکبر رضا، مولانا (پٹنہ، بہار)

ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء)

ب

بیت اللہ قادری، ڈاکٹر (بیجاپور، کرناٹک)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

پ

پیار محمد خان رضوی، مولانا (ناگور، راجستھان)

ش ۱۵ (جنوری، مارچ ۱۹۹۹ء)

ت

توفیق احمد نعیمی، مولانا (شیش گڑھ، بریل شریف)

ش ۴۹ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ج

جاوید اختر (بھیونڈی، مہاراشٹر)

ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)

جابر علی انصاری، ڈاکٹر (سدھ پور، بیتا پور، یوپی)

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

جلال الدین احمد مفتی (ضلع بستی والیس، کیرنگر)

ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۱ء)

چ

چاند علی رضوی (بھیونڈی، تھانہ)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

خ

خلیل احمد رانا (جہانیاں، خانیوال)

ش ۳۵ (جنوری، مارچ ۲۰۰۳ء)

ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۴۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۳۸ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۲ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

ز

ریحان رضا انجم مصباحی (مدھوبنی، بہار)

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری، جون ۲۰۰۲ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ز

زکریا علی و لے، نیو جرسی، امریکہ

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

۵۳

س

سید طاہر شاہ پوری، محمد (جامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور)

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

۹۶-۹۳

سید ابو شامی (انجمن ناگ، کشمیر)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

۱۱-۱۰

سید علی (اتکین)

ش ۲۸ (اپریل، جون ۲۰۰۷ء)

۱۱۳-۱۱۳

سید طاہر قادری شہید، مولانا (کراچی)

ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء)

۵۵

ش

شاہ الدین رضوی، مولانا (بریلی شریف)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

۸۸-۸۷

ص

شاہ حسین شاہ بخاری القادری، سید (برہان شریف، ایک)

ش ۹ (جولائی ستمبر ۱۹۹۷ء)

۶۳-۶۳

ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)

۶۱-۶۰

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء)

۸۷

ش ۳۷ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

۱۱۷-۱۱۷

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

۹۰-۸۸

ش ۴۲ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۵ء)

۸۶-۸۵

ش ۴۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

۱۰۵-۱۰۳

ش ۴۹ (جولائی ستمبر ۲۰۰۷ء)

۱۲۰

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

۵۶

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

۱۱۰

سید الدین صبیح رحمانی، سید

سید فکیر رضا پاکستان، کراچی

ع

عبد الباقی رضوی، مولانا سید

عبد السلام رضوی، مولانا

عبد الرحمن نعمانی، علامہ محمد (چریاکوٹ، اعظم گڑھ)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

۵۶

ش ۲۰ (اپریل، جون ۲۰۰۰ء)

۷۳

ش ۱ (جولائی، ستمبر ۱۹۹۵ء)

۱۸

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

۵۵-۵۴

ش ۹ (جولائی ستمبر ۱۹۹۷ء)

۶۱

عبدالمصطفیٰ صدیقی شمشٹی (ردولی شریف)
عبدالنعم عزیزی، ڈاکٹر (بریلی)

علی انجم رضوی، سید

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر (بہار)

غلام غوث قادری (راپٹی، بہار)
غلام مصطفیٰ رضوی (باسنی، ناگور)

غلام نبی نورانی، قاضی (سری نگر، کشمیر)
غلام یحییٰ انجم، ڈاکٹر (نئی دہلی)

غوث پاشا قادری، سید (پورٹ بلیر، انڈمان و نکوبار جزائر)
غیاث الدین عارف مصباحی نظامی (مہاراج سنگھ، یوپی)

ف

فتح محمد بستوی مصباحی (ڈربن، ساؤتھ افریقہ)
فرقان علی رضوی چشتی، سید (خانقاہ رضویہ، درگاہ شریف، جمیر شریف)
ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء) ۱۰-۹
ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۲
ش ۳۰ (اپریل جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۳
ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۰۸
فتح الدین نظامی، شاہ محمد (کتب خانہ جامعہ نظامیہ، حیدرآباد، اے پی)

ک

کیم احمد قادری، قاضی (امراؤٹی، مہاراشٹر)
کب نورانی اوکاڑوی، مولانا (کراچی)

م

مبارک حسین مصباحی، مولانا (مبارک پور)
مبین الہدیٰ نوری مصباحی، مولانا (جھید پور)
مجید اللہ قادری، ڈاکٹر (کراچی)

محمد ابوالفرید رضوی مصباحی (چاند پورہ، چھپرہ، بہار)
محمد احمد قادری، مولانا (ناگور)
محمد احمد مصباحی، مولانا (مبارک پور)

محمد ادریس رضا الشقانی (ناگور)
محمد ادریس رضوی، مولانا (کلیان)
محمد اعجاز رضوی، مولانا (اُپلا، کاسرگوڈ، کیرالہ)

محمد الیاس کشمیری (رضا کیڈمی، اشاک پورٹ، برطانیہ)
محمد تنویر ہاشمی، سید (بیجا پور، کرناٹک)
محمد حسین مشاہد رضوی (مایاگاؤں، تاسک)
محمد شریف رضا عطاری، مولانا (کراچی)
محمد صادق رضا مصباحی (مبارک پور)

ش ۲۰ (اپریل جون ۲۰۰۰ء) ۷۳-۷۲
ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء) ۸۰-۷۷
ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۱۸
ش ۳۹ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۲۰-۱۱۹

ش ۱ (جولائی ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱۹
ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۵
ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱۸-۱۷
ش ۲۴ (اپریل جون ۲۰۰۱ء) ۷۹-۷۸
ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۰-۱۹
ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱۹
ش ۳ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۵۷
ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء) ۵۸
ش ۳ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۵۶
ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء) ۱۳-۱۲
ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۲
ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء) ۵۳
ش ۳۷ (جنوری مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۹
ش ۲۳ (اپریل جون ۲۰۰۱ء) ۷۹
ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۷-۱۱۷
ش ۳۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء) ۹۳-۸۹
ش ۳۴ (اپریل جون ۲۰۰۶ء) ۸۸-۸۵
ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۱-۱۰۵
ش ۳۶ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۱-۱۰۴
ش ۳۷ (جنوری مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۹-۱۱۴
ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۳-۱۰۸
ش ۳۹ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۱۹-۱۱۴

محمد عارف جامی (کراچی)

محمد عبدالعلیم رضوی، مولانا (بڑوالی چوکی، لاہور)

محمد علی قاضی، مولانا (خلافت انجمن، سرینام، ساؤتھ افریقہ)

محمد عمران رضا برکاتی (بریلی شریف)

محمد عیسیٰ رضوی، مولانا (قنوج، یوپی)

محمد فروغ القادری، مولانا (ڈیر بن، ساؤتھ افریقہ)

محمد قطب الدین رضوی (مبارک پور، اعظم گڑھ)

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر (کراچی)

محمد معین الدین رضوی (چتر اور گہ، کرناٹک)

محمد ملک انظر سہمرا، مولانا (سہرام، بہار)

محمد نعیم احمد برکاتی (قول پیٹ، بہلی، کرناٹک)

معز الدین اشرفی، سید خواجہ (حیدرآباد)

مقصود احمد بستوی، مولانا

م۔ لئیق انصاری (راے بریلی)

منور علی شاہ بخاری رضوی، سید (کیلی فورنیا، امریکہ)

نسیم بستوی رضوی، مولانا (ضلع بستی، یوپی)

نور احمد رضوی، مولانا

دجاہت رسول قادری، مولانا سید (کراچی)

۱۔ رضوی، مفتی (ہاسن، ناگور)

میرے رضا کا پاکستان (آخری قسط)

از: محمد زبیر قادری

اورینٹل پبلی کیشنز ایک اشاعتی ادارہ ہے اور داتا دربار کے قریب میں واقع یہ مکتبہ اورینٹل پبلی

کیشن کے نام سے ہی میل سینٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ برادر عثمان رضوی صاحب سنیت کا درد رکھنے

والے اور جوان ہیں۔ جنہوں نے ابتدا میں دعوت اسلامی سے متاثر ہو کر دینی رجحان پایا۔ لیکن بوجہ تنظیم

نہ ہونے ہو گئے۔ ان دنوں اس مکتبہ کے مینیجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ان کے مکتبہ صرف دینی کتب کا نہیں ہے، یہاں مختلف موضوعات پر تاریخی، سیاسی، سماجی،

ادبی کتب کا دافر ذخیرہ دست یاب تھا۔ ایک معتد بہ تعداد میں تاریخی شخصیات پر کتابیں بھی تھیں۔

اب رضا اکیڈمی، برطانیہ کی شائع کردہ انگریزی کتب کے تراجم بھی موجود تھے۔

برادر عارف جامی صاحب نے عثمان رضوی سے احقر کا تعارف کرایا اور "افکار و رضا" پیش

کے سالہ کی ورق گردانی کر کے وہ کافی متاثر ہوئے۔ افکار و رضا کی تعریف کی۔

محترم خلیل رانا بھی ہم راہ تھے۔ ان کی اہلیہ کو ملتان شریف میں دعوت اسلامی کے سالانہ

مجمع میں شرکت کے لیے جانا تھا۔ اس لیے ان کو اپنے گھر خانیوال جانے کی جلدی تھی، انھوں نے

مجموعہ ادبی باتیں کی، کچھ کتب عنایت فرمائیں اور رخصت ہو گئے۔

عثمان بھائی کے مکتبہ پر ہماری نشست جم گئی۔ یکے بعد دیگرے جن احباب کو احقر کے آنے

کی اطلاع ملتی وہ ملنے وہاں چلا آتا۔ عثمان بھائی نے بھی اپنے کچھ احباب کو بلایا جو انجمن طلبہ اسلام

کے اہم داران میں سے تھے۔ انھوں نے اپنی خدمات کی کارگزاری سنائی، احقر نے اپنے کام کی روداد

دائی۔ پھر ہم نے اپنے رابطے استوار رکھنے کے لیے بچوں کے تہاد لے کیے، تاکہ خدمت دین کے لیے

ایک مسلک رہ کر کچھ کام کر سکیں۔

نعیم طاہر صاحب رضوی، ایڈیٹر ماہ نامہ کنز الایمان، لاہور بھی اطلاع ملنے پر فوراً تشریف لے

۲۔ گزشتہ سفر ۲۰۰۱ء میں ان سے صرف بھگم بھاگ ٹرین میں واپسی کے وقت ملاقات ہوئی تھی اور

تاکہ وہ گئی تھی۔ وہ اپنے ہمراہ کنز الایمان کے چند اہم شمارے بھی لائے اور عنایت کیے۔ جس میں ان

کے رسالے کے کئی خاص نمبر بھی موجود تھے۔

میرے لاہور کے قیام کے دوران فاروقی صاحب کافی پریشان ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء)

ش ۲۳ (اپریل جون ۲۰۰۱ء)

ش ۲ (دسمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۳۳ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۳۰ (اپریل، جون ۲۰۰۵ء)

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء)

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۳۳ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۱۳ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸ء)

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

ش ۳۵ (جنوری مارچ ۲۰۰۳ء)

ش ۲۶ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۱ء)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

ش ۳ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء)

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۱۱۳-۱۱۱

میں اُن کے یہاں کھانا کھاؤں، آرام کروں اور زیادہ دن قیام کروں تاکہ وہ مزید دوستوں سے ملاقات کرا سکیں جو اپنے اپنے حلقے کے نام ور محقق و قلم کار ہیں۔ لیکن احقر محدود چھٹیوں کی وجہ سے وہاں زیادہ دن قیام نہیں کر پاتا۔

اس وقت بھی وہ دوڑے ہوئے آئے اور پیار سے سب کو ڈانٹا کہ ذرا مہمان کو کھانا تو کھانے دو۔ چونکہ محفل جمی ہوئی تھی وہ بھی ساتھ میں شریک ہو گئے۔ اس وقت اُن کی عمر تقریباً ۸۰ سال ہوگی لیکن باوجود اس کے اُن کی یادداشت بہت قوی ہے۔ اُن کا مطالعہ بھی وسیع ہے اور پڑھ کر حافظے میں محفوظ رکھتے ہیں۔ انھوں نے افکارِ رضا کے مشمولات پر گفتگو کی۔ مجھے وہ ہدایت دینے لگے کہ آپ خورشید سعیدی صاحب کے تنقیدی خطوط نہ شائع کریں۔ وہ اپنے تنقیدی تیروں سے ہر کسی کو زخمی کر دیتے ہیں۔ اس سے لوگ افکارِ رضا کے لیے لکھنے سے کترائیں گے۔

یہ محفل رات بھر جاری رہی۔ اس دوران اور بھی احباب آئے لیکن احقر کو تفصیل یاد نہیں۔ کیونکہ باقاعدہ کوئی ڈائری مرتب نہیں کی یا سفرنامہ نہیں لکھا۔ پھر کب آنکھ لگ گئی کچھ پتہ نہیں چلا۔ بروز جمعہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء صبح اُنھوں نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری دی۔ وہاں مزار شریف پر سلام پیش کیا، اپنے اور سب کے لیے دعائیں کیں۔

اگلے دن مجھے دعوتِ اسلامی کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے ملتان شریف جانا تھا۔ اس لیے میرے پاس وقت بہت محدود تھا۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ ستمبر اجتماع کی تاریخیں تھیں اور آج نمازِ جمعہ سے اجتماع شروع ہونے والا تھا۔

علامہ اقبال فاروقی صاحب نے احقر کی آمد کی اطلاع جناب ملک محبوب الرسول قادری کو کر دی۔ وہ بے چارے بڑی دور رہتے تھے، احقر سے ملنے کے لیے سب کام چھوڑ کر تشریف لائے۔ جناب ملک محبوب الرسول قادری صاحب ایک باصلاحیت نوجوان ہیں۔ ماہ نامہ ”انوارِ رضا“ کے ایڈیٹر ہیں۔ وہ اس رسالے کے کئی ضخیم خاص نمبر شائع کر چکے ہیں مثلاً تاج دارِ بریلی نمبر، شاہ احمد نورانی نمبر، مجاہد ملت (عبدالستار خان نیازی) نمبر وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار کتابوں کی تصنیف و تالیف میں اُن کا ہاتھ ہے۔ وہ آتے تو اپنے ہمراہ اپنے کاموں کے کچھ نمونے یعنی کتابیں و رسالے ساتھ لائے۔

رابطے کتنی اہمیت رکھتے ہیں، مجھے یہاں آ کر احساس ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اہل سنت و جماعت کا تصنیفی و تالیفی کام تو بہت ہو رہا ہے مگر ہم آپس میں رابطے نہ رکھنے کی بدولت اپنی جماعت کی کارکردگی سے ناواقف رہتے ہیں۔ آپ اگر یہاں آئیں تو دیکھیں گے کہ ہر طرف نئے نئے موضوعات پر کتابوں سے دکانیں بھری پڑی ہیں۔ قدیم کتب کے نئے نئے تراجم، میرت رسول ﷺ پر

نئی کتابیں، قرآن و احادیث کی جدید تفاسیر و شروحات، قدیم و جدید علما کی سوانح حیات وغیرہ غرض کہ آئے دن کچھ نہ کچھ نئی کتاب منظرِ عام پر آتی رہتی ہے۔ پہلے وہاں کی تمام تازہ مطبوعات انڈیا نہیں آتی تھیں اس لیے ہند کے لوگوں کو استفادے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ لیکن اب تو دہلی کے ناشرین اس تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کب کوئی نئی کتاب پاکستان میں چھپے، اور وہ اُسے حاصل کر کے فوراً شائع کر دیں۔ لیکن اس کے باوجود کچھ کتابیں ایسی ہوتی ہیں جو ہند کے لوگوں کے کام کی تو ہوتی ہیں مگر اسے شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس طرح کی کتب ہندستان میں آتی بھی نہیں ہیں۔ مثلاً پاکستان کے علما پر شائع ہونے والی کتب اور خصوصی نمبر یہاں شائع نہیں کیے جاسکتے۔ اُن کی اپنی افادیت ہوتی ہے لیکن وہ ہند میں نہیں پہنچتیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کتابچے اور کم صفحات پر مشتمل کتابیں جو کسی خاص موضوع پر ہوں یا کسی تازہ اعتراض کا جواب ہوں، وہ بھی یہاں نہیں پہنچتی یا اگر پہنچتی ہیں تو ہندستان کے کتب فروش تاجر اُن کتابوں کو اس لیے شائع نہیں کرتے کہ یہ اُن کے لیے منافع بخش نہیں ہوتیں۔ میری پاکستان کے دینی اداروں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے شائع کردہ لٹریچر کو ہندستان کے دینی اداروں کو ضرور بھیجا کریں۔ تاکہ یہ ادارے اُس لٹریچر کو یہاں شائع کر کے عام کر سکیں۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنا لٹریچر انہیں بھیجنا چاہیے تاکہ وہ اپنے یہاں اس کی ترویج و اشاعت کا کام کر سکیں۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام تو ایسے ہی پھیلتا ہے۔

محبوب الرسول صاحب کے کاموں سے واقفیت ہوئی تو خوشی ہوئی کہ احقر کی ملاقات ایک اور مجاہدِ سنت سے ہو گئی۔ اُن کے کارنامے سن کر پہلے تو میں حیرت میں پڑ گیا کہ ایک آدمی اتنے سارے کام کس طرح انجام دے لیتا ہے۔ وہ واقعی قابلِ تعریف ہیں۔

وہ مجھے اپنے ہمراہ لاہور کی ایک اہم شخصیت جناب عبدالمصطفیٰ گلزار حسین رضوی صاحب سے ملاقات کے لیے لے گئے۔ اُن کا لاہور کے ایک کمرشل علاقے میں اچھا خاصا آفس تھا۔ گلزار رضوی صاحب کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ یہ حضور مفتی اعظم کے خلیفہ ہیں۔ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ انھوں نے ”اعلیٰ حضرت امام احمد رضا“ نامی کتاب کا ترجمہ سندھی زبان میں کر کے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ فروغِ رضویات میں تعاون کرتے رہتے ہیں۔

وہ احقر سے ہندستان میں سنتوں کے حالات اور اشاعتِ سنت کے کاموں کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور میں اپنی محدود معلومات کے مطابق جواب دیتا رہا۔ پھر ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ محبوب الرسول صاحب کو اپنے کام سے کہیں جانا تھا، اس لیے وہ مجھے گنج بخش روڈ پہنچا کر چلے گئے۔ جمعہ کی نماز کے لیے عثمان صاحب مجھے وہاں ایک مسجد لے گئے، جہاں پر نماز لاؤڈ اسپیکر سے

نہیں ہوتی۔ نماز سے فراغت کے بعد آج کچھ اور مکتبوں کا رخ کیا اور اپنے ذوق کے مطابق کتابیں جمع کرتا رہا۔ شام تک کتابیں جمع کر کے کچھ فاروقی صاحب کو اور کچھ مسلم کتابوی کے سید منیر شاہ صاحب کو دے دیں کہ وہ احقر کے ممبئی ایڈریس پر پوسٹ کر دیں۔

رات کو میرے پاس ممبئی سے میرے بھائی کا فون آیا۔ وہ فکرمند تھے کہ ٹی وی کی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ لاہور میں ۲ بم دھماکے ہوئے ہیں۔ یہ دھماکے انارکلی بازار اور مینار پاکستان کے قرب میں ہوئے تھے۔ میں نے اُن کو اپنی خیریت سے مطلع کیا اور فکرمند نہ ہونے کا مشورہ دے کر مطمئن کر دیا۔ رات ہمیں برادر مرثیان اور ہارون صاحبان لاہور کی فوڈ اسٹریٹ لے گئے اور پُر تکلف ضیافت کرائی۔ پنجابی لوگ کھانے اور کھلانے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ اس کا مظاہرہ اس فوڈ اسٹریٹ میں دیکھنے میں آیا۔

آج رات قیام کے لیے فاروقی صاحب نے دارالعلوم نعمانیہ (اندر دون نکسالی گیٹ) میں انتظام کیا تھا۔ یہیں مرکزی مجلس رضا کا رابطہ آفس ہے۔ رات دیر تک باتیں ہوتی رہیں پھر میں تھکن سے مجبور ہو کر سو گیا۔

بروز سنچر ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء صبح آٹھ بجتے ہی دیکھا کہ برادر مرثیان صاحب حسین شاہ بخاری انک (برہان شریف، پنجاب) سے تشریف لائے ہیں اور برادر مرثیان سعیدی پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد سے تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے نسبت کا یہ فیضان ہے کہ یہ دونوں حضرات صرف احقر سے ملاقات کی غرض سے اپنی ملازمت سے چھٹی لے کر، کئی گھنٹوں کا سفر کر کے لاہور آئے تھے۔ دنیا سے رضویت سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کو اچھی طرح جانتی ہے۔ وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ ایک دور افتادہ گاؤں انک (Attock) میں رہتے ہیں، جہاں بجلی اور پانی کی سہولیات بھی ڈھنگ سے میسر نہیں۔ اور وہیں ایک اسکول میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ سہولیات کی عدم دستیابی کے باوجود وہ فروغ رضویات میں ہمہ دم لگے رہتے ہیں۔ انھوں نے ادارہ فروغ افکار رضا قائم کیا ہے۔ رضویات پر اُن کی چھوٹی بڑی تالیفات کی ایک لمبی فہرست ہے، جو مختلف اداروں سے شائع ہو کر عام ہو چکی ہیں۔

جناب خورشید سعیدی صاحب سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ حالانکہ انٹرنیٹ کے توسط سے ہمارا رابطہ تین چار سال سے تھا۔ خورشید سعیدی متحرک، محقق، مدقق، نوجوان کا نام ہے۔ ان کی ظاہری حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ اپنے آپ کی پرواہ نہیں کرتے اور ہمہ دم تحقیق و تخلص کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی دل چسپی کا موضوع ہے ردِ عیسائیت۔ اس موضوع پر وہ پی ایچ ڈی

کر رہے ہیں۔ انھوں نے جب پہلی بار ای میل سے ردِ عیسائیت پر اپنا مضمون ”قرآن میں تضاد نمبر ۱۶“ بھیجا تو پہلے یہ سوچ کر اسے شائع نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ افکار رضا، رضویات پر مشتمل پرچہ ہے، اس میں کیوں شائع کیا جائے۔ لیکن غور کرنے پر فیصلہ تبدیل کر لیا گیا کہ ردِ عیسائیت بھی فکر رضا کا ہی حصہ ہے۔ اور اُن کا یہ مضمون جنوری۔ مارچ ۲۰۰۳ء کے شمارے میں شائع کر دیا گیا۔ پھر اس کے بعد انھوں نے اپنے کئی مضامین بھیجے جو مختلف شماروں کی زینت بنے۔ خورشید سعیدی صاحب اردو، عربی، انگریزی پر یکساں عبور و مہارت رکھتے ہیں۔ انھوں نے احقر کی فرمائش پر مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کی انگریزی تالیف ”How to Preach Islam?“ کا ترجمہ بنام ”تبلیغ اسلام کے اصول و فلسفہ“ کر کے دیا۔ جو ہم نے اپنے ادارے سنی یوتھ فیڈریشن سے شائع کیا۔ پھر یہ ترجمہ دارالعلوم علمیہ کے ترجمان ماہ نامہ ”پیامِ حرم“ میں قسط وار شائع کیا گیا۔

خورشید سعیدی صاحب نے پھر ”افکار رضا“ پر تنقیدی تبصرے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے تبصرے پڑھ کر اُن کی دقتِ نظر کا اندازہ ہوا۔ کوئی معمولی غلطی بھی وہ نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ اپنی حساس طبیعت کی وجہ سے بعض اوقات مضمون نگار کو بھی سخت سُست کہہ دیتے ہیں اور کمپوزنگ کی غلطی کو بھی غلط فہمی کی بنا پر مضمون نگار کے سر ڈالتے ہیں۔ مجھے اُن کے تبصرے بہت پسند آتے تھے۔ اس طرح ہمارے کئی قلم کار حضرات محتاط ہو گئے۔

پھر خورشید صاحب نے اپنا رخ فتاویٰ رضویہ (جدید) اور اعلیٰ حضرت کی مطبوعہ کتب کی طرف موڑ لیا۔ اور اُن میں اشاعت پذیر غلطیوں کی نشان دہی کرنے لگے۔ وہ ہر چیز کا بنیادی مآخذ سے موازنہ کرتے اور غلط و صحیح کو قارئین کے سامنے لاتے۔ اعلیٰ حضرت کی کتب کے انگریزی تراجم کو بھی انھوں نے اپنی تحقیق کی روشنی میں پرکھا اور انھیں بھی غیر مستند ٹھہرایا۔ رضویات کے باب میں وہ بہت حساس ہیں۔ اُن کے یہ تحقیقی و تنقیدی تبصرے ماہ نامہ معارف رضا اور افکار رضا میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اُن کے اس عمل سے بعض حضرات ناراض ہونے لگے کہ اپنے ہی لڑیچر کی غلطیوں کو کیوں منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ اس سے ”غیر“ فائدہ اٹھائیں گے۔ مگر احقر اور بے شمار علما اُن کے حامی ہیں اس لیے کہ غلطیوں کی اصلاح پھر کس طرح ہوگی۔ ناشر حضرات کا مقصد تو پیسہ کمانا ہوتا ہے۔ وہ غلطیوں کی درستی کرنے کی محنت اور سرمایہ لگانے پر کبھی تیار نہیں ہوتے۔

خورشید سعیدی صاحب کی ان کوششوں کا اثر یہ ہوا کہ فتاویٰ رضویہ جدید جو تیس جلدوں پر مشتمل ہے، کی دوبارہ کمپوزنگ کا کام شروع کیا گیا اور ہندستان کے کچھ علما اس کی تصحیح کر کے دوبارہ شائع کر کے منظر عام پر لانے کے لیے کوشاں ہو گئے۔

ان دونوں حضرات سے ملاقات مختصر رہی چونکہ احقر کو ملتان شریف کے لیے روانہ ہونا تھا۔ اس لیے نہیں اور عارف جامی صاحب تیار ہوئے اور احباب سے مل کر رخصت ہوئے۔ اور ملتان شریف جانے والی ایک لگژری بس میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔

ہم ظہر کے وقت ملتان شریف پہنچے۔ اجتماع گاہ پر نظر پڑی تو اس کا کوئی کنارہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ بہت ہی وسیع و عریض میدان میں اجتماع گاہ بنائی گئی تھی۔ دور دور تک پنڈال ہی پنڈال نظر آ رہے تھے۔ نہایت ہی سخت حفاظتی بندوبست موجود تھا۔ اجتماع گاہ میں جانے والے ہر فرد کی مکمل چیکنگ ہوتی، پھر داخلے کی اجازت ہوتی۔

داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ہر طرف کتابوں کے اسٹالز نظر آئے۔ اس عظیم الشان پنڈال کو مختلف گلیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پاکستان اور دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگوں کے لیے ان کے علاقوں کے مطابق گلیاں تقسیم کر کے حلقے بنائے گئے تھے۔ تاکہ ایک علاقے کے افراد ایک ہی جگہ رہیں۔ اس سے بہت آسانی یہ ہوتی تھی کہ کوئی اپنے ساتھیوں سے ٹھٹھڑ جائے تو اپنے علاقے کے حلقے میں آسے پاس تھا۔ یہاں اس میدان میں لاکھوں لوگوں کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا۔ افراد کی تعداد کے حساب سے ہی کثیر تعداد میں غسل خانے، بیت الخلا وغیرہ سب انتظامات موجود تھے۔

دعوت اسلامی نے مختلف کاموں کے لیے مختلف مجالس بنائی ہیں۔ یعنی مجلس علمیہ، مجلس سب تفتیش و رسائل، مجلس جیل خانہ وغیرہ وغیرہ۔ ان مجلسوں کے تحت مختلف ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں۔ اسی پنڈال میں ایک جگہ گونگے بہروں کے لیے بھی اشاروں میں بیانات ہو رہے تھے۔ یعنی وہ افراد جو قوتِ سماعت سے محروم ہوتے ہیں اور اجتماع کے بیانات نہیں سن سکتے، ان کے لیے تربیت یافتہ مبلغ اشاروں کے ذریعے بیانات سمجھاتے ہیں۔ دعوت اسلامی نے ہر سطح پر اپنا میٹ ورک پھیلا دیا ہے۔

دعوت اسلامی کی مجلس علمیہ کے تحت اعلیٰ حضرت کی کتب پر جدید انداز میں کام ہو رہا ہے۔ جدہ امتار کی دو جلدیں نئی کمپوزنگ کر کے شائع کر دی گئی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے کئی رسائل نئی تشریح کے ساتھ خوب صورت گیٹ اپ میں شائع کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حضور صدر الشریعہ کی ”بہار شریعت“ کو بھی شرح کے ساتھ جدید انداز میں مختلف حصص کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے انعقاد پذیر ہونے والا یہ سالانہ اجتماع بہت کام یاب ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں لاکھوں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ پاکستان میں تبلیغی جماعت کا اجتماع راسے وند، پنجاب میں ہوتا ہے۔ جو دعوت اسلامی کے اجتماعات سے کئی برس پہلے سے جاری ہے۔ لیکن اب ان کا اجتماع اس قدر کام یاب نہیں رہتا۔ دعوت اسلامی کے کام کی بدولت تبلیغیوں کا بہت نقصان ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

کیونکہ یہ لوگ بھی انہی کی طریقے پر کام کرتے ہیں مگر ان کی جماعت گمراہیت کی طرف لے جاتی ہے اور دعوت اسلامی دین حق کی طرف۔

مکتبوں کی طرف جانا ہوا تو علمی پبلشرس کا مکتبہ نظر آیا۔ اس کے مالک ایک نوجوان حافظ محمد وسیم ہیں، جو مولانا الیاس قادری کے مرید ہیں۔ انھوں نے اپنے پیر کی نسبت سے ایک رسالہ ”فیضانِ امیرِ اہل سنت“ جاری کیا ہے، جو گزشتہ کئی سالوں سے کام یابی سے جاری ہے۔ حافظ وسیم صاحب نے رضا اکیڈمی، برطانیہ کی تمام انگریزی مطبوعات شائع کی ہیں اور ان کتابوں کے اردو تراجم بھی شائع کر رہے ہیں۔ مجھے ان کتابوں کے حصول کے لیے ان سے ملنا تھا۔

ویسے تو ہمارا غائبانہ تعارف تھا ہی۔ احقر نے اپنا تعارف کرایا اور مدعا بیان کیا۔ ہم میں کتب کی اشاعت کے سلسلے میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ وہ دعوت اسلامی اور مولانا الیاس قادری کے تئیں بہت ہی جذباتی ہیں۔ باتوں باتوں میں انھوں نے اقرار کیا کہ ہم لوگ امیرِ دعوت اسلامی کو محبت دمانتے ہیں۔ نہیں نے جب ان سے اس کی دلیل اور نشانیاں مانگی تو وہ کہنے لگے کہ وقت کا انتظار کیجیے آپ خود جان جائیں گے۔

اتوار کے روز صبح گیارہ بجے امیرِ دعوت اسلامی مولانا الیاس قادری صاحب کا خصوصی بیان ہوا۔ جس میں حضرت نے ”نیت کی برکت“ کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کا لپٹ لہاب یہ تھا کہ ہر کام کے لیے اچھی نیت کرنی چاہیے، تو اس میں برکت ہوگی۔ اور کام بنتے جائیں گے۔ بیان کے بعد ذکر اور خصوصی دعا ہوئی۔ آخری دن دعا کے وقت عوام کا اس قدر ہجوم تھا کہ ہر طرف صرف سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ کافی لوگ اونچائی پر چڑھ کر ہجوم کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اجتماع دوپہر ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ تو ہم فوراً باہر کی طرف روانہ ہوئے۔

مجھے دوپہر چار بجے کی فلائٹ سے کراچی کے لیے جانا تھا۔ میرے پاس وقت بہت محدود تھا اس لیے فلائٹ سے جانا پڑا۔ کیونکہ ٹرین پورے ایک دن میں کراچی پہنچاتی۔ اگلے دن پیر کے روز مجھے واپسی کی انٹری کرائی تھی اور سامان کی چیکنگ باقی تھی۔ اور منگل کی صبح میری ممبئی کو روانگی تھی۔

رات بارہ بجے کے قریب میں اپنے ماموں کے گھر ٹاتھ کراچی پہنچ گیا۔ اگلی صبح پیر (۲۶ ستمبر) میں نے کراچی کے دوست ضمیر قادری صاحب کو بلایا اور ان کے ہمراہ واپسی کی انٹری کرائی۔ پھر محترم صبح رحمانی، علامہ کوکب نورانی سے ملاقات کی۔ ضروری کام سے فارغ ہو کر گھر روانہ ہو گیا۔

پیر کی صبح فوراً ہی تیار ہو کر ایر پورٹ پہنچے اور ممبئی کے لیے روانہ ہو گئے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کرم سے میرا یہ سفر بھی خوش گوار گزرا۔ وہاں دوستوں نے خوب محبتیں دیں۔ صرف اس لیے

کہ یہ حقیر اعلیٰ حضرت کے در کا ادنیٰ غلام ہے۔ فیضانِ رضا کے صدقے سے قہرِ رضا کے فروغ میں آگیا ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ اعلیٰ حضرت کے دیوانے ہیں۔ بریلی شریف کا کوئی تترک بھی اُن کو مل جاتا ہے تو وہ اسے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں ہندوستانی علما اور مشائخ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اُن کی عزت افزائی اور توقیر کی جاتی ہے۔ وہاں سے واپسی کے بعد بھی لوگ مسلسل رابطے میں رہتے ہیں اور مجھے وہاں کی تازہ مطبوعات بھیجتے رہتے ہیں۔

یہ سب نسبتوں کا فیضان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نسبتوں کو قائم رکھے اور مجھ سیاح کار کو قوت، ہمت، حوصلہ اور وسائل عطا فرمائے کہ میں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر کے اپنی آخرت سنوار سکوں۔

اُن کا احساں ہے خدا کا شکر ہے
دل ثنا خواں ہے خدا کا شکر ہے
دولتِ عشقِ نبی سینے میں ہے
پاسِ ایماں ہے، خدا کا شکر ہے



SOME SUNNI WEBSITES

www.fikreraza.net
www.dawateislami.net
www.sunnidawateislami.net
www.imamahmadraza.net
www.alahazratnetwork.org
www.trueislam.info
www.nooremadinah.net
www.razaemustafa.net
www.raza.co.za
www.ala-hazrat.org
www.barkati.net
www.ahadees.com
www.hazrat.org
www.yanabi.org

ایک نام ہے میرے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کا، ستوں میں یہ ایک نام کروڑوں کے صحیح عقائد کا ترجمان اور ان کا کام حق و اہل حق کا پاس بان ہے۔ کوئی حیرانی ہی حیرانی ہے، ایک شخص میں کتنے علوم جمع تھے اور کس قدر تھے! ایک صدی ہو رہی ہے مگر ان کے متنوع علوم و معارف اور افکار کے عمق اور تجربہ کا سیکڑوں مدارس اور ہزاروں علما بھی پوری طرح احاطہ نہیں کر سکے۔ کریں بھی کیسے؟ کوئی یونہی تو ”اعلیٰ حضرت“ نہیں ہو جاتا۔

نوبل پرائز پانے والوں کے نام ضرور کہیں محفوظ ہوں گے اور کتنی کے کچھ لوگ شاید ان ناموں سے آگاہ بھی ہوں مگر اعلیٰ حضرت کا چہ چا تو نگر نگر ہے۔ ”غیر“ بھی ان کی عبقری مرتبت کے معترف ہیں۔ ایک شخص اور اتنا حاوی! افکار رضا کی یہ دمک ”ورفعنا لک ذکرك“ ہی کی جلوہ گری ہے۔ اعلیٰ حضرت کو جو علم و ہنر عطا ہوا، اسے انہوں نے اپنے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت و عظمت کی خدمت میں لگا دیا، وہ دین کی حقانیت ہی کے بیان میں لگے رہے۔ احقاق حق اور ابطال باطل ہی ان کا وظیفہ رہا۔ وہ مرکز عقیدت و محبت ہو گئے۔

آج ”افکار رضا“ کی تابانی سے ۷۲ باطل فرقوں کو پریشانی ہے۔ انہیں اعلیٰ حضرت کے دلائلِ حق سے انکار اور فرار کی تاب و مجال نہیں۔ ”بریلوی“ کا عنوان دے کر وہ صحیح العقیدہ اہل سنت کو کوئی نیا فرقہ بتانے کا جتن کر رہے ہیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ ابھی تو بادل چھٹنا شروع ہوئے ہیں اور اس آفتاب کی کرنوں ہی سے آنکھیں خیرہ ہوئی جا رہی ہیں۔ افکار رضا کی پوری روشنی ہوئی تو ہر ذرہ اور گھر میں اسی کی جگہ ہوگی۔

ممبئی کے ایک ناتواں سے نوجوان محمد زبیر قادری نے کچھ برس پہلے ”تحریک فکر رضا“ کا توانا عزم کیا تھا۔ افکار رضا کا فیضان ہی اس کی پہچان ہے۔ یہ خاص شمارہ اس نوجوان کے قول و لے اور حوصلے کی ایک جھلک ہے۔ یقین کی پختگی اور جذبے کی فراوانی اسے بہت کچھ کر گزرنے کو ہمیز کرتی ہے۔ اللہ کریم جل شانہ اس نوجوان کی کاوشیں بار آور بنائے، اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازے، آمین

افکار رضا کا یہ شمارہ ”اہل فکر و نظر“ کے نزدیک شاید کوئی اہم اضافہ نہ ہو لیکن عقیدت و محبت کے ایک دالہانہ سلسلے سے عبارت ہے۔ یہ سلسلہ تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے نسبت کے داعیوں کا کب سے جاری ہے اور بڑھتا ہی رہے گا۔.....

کو کب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

المرقوم: ۲۷/محرم ۱۴۲۹ھ

TEHREEK-E-FIKR-E-RAZA

C/o Ajmeri Book Depot

251-253, Maulana Azad road, Shop No. 8
Zainab Tower, Mumbai-400 008